چه گویم با تو گر آئی بدار قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

(جلد ۸) — معہ ضمیمہ درس قرآن شریف للعہ — پیشگی قیمت (للعہ) — (نمبر ۳۸)

مورخہ ۷ رمضان ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ ستمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۱ اسوج ۱۹۶۶

ساری جہاں سے اچھا دار الاماں ہمارا | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی عنہ | دار الاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیامِ صادق

"مخدومی مفتی محمد صادق صاحب بھیرہ چند روز کے لئے گئے تھے وہاں سے انہیں ڈیرہ غازیخان جانا پڑا چونکہ آپکے دل صافی منزل میں تبلیغ کا ایک جوش ہے اور لوگوں کا اصرار مزید براں اس لئے آپ مظفرگڑھ بہاولپور سے ہوتے ہوئے حیدرآباد سندھ جاتے ہیں۔ سندھ وہی سرزمین ہے جہاں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں نے توحید کا جھنڈا گاڑا تھا۔ پس ضرور تھا کہ بروز محمدؐ کے متبعین میں سے بھی کوئی صادق وہاں جاکر اس سنت نبوی کو پورا کرے۔"

برادر اکمل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عاجز جہاز پر سوار ہوکر۔ جہاز کے لفظ سے آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں کراچی یا بمبئی کے بندرگاہ پر پہونچگیا ہوں بلکہ ڈیرہ غازی خان کے شہر اور ریل کے اسٹیشن کے درمیان دریائے سندھ کی چوڑائی اور گہرائی اور کثرت آمد و رفت کے سبب ضروری ہؤا کہ یہاں ایک دُخانی کشتی چلائی جائے اور اسی کو یہاں جہاز کہتے ہیں اور وہ ہے بھی ایک چھوٹا سا جہاز۔ غرض اس جہاز کے راستہ میں اپنی والدہ کے ہمراہ بخیریت ڈیرہ غازی خان پہونچگیا ہوں یہاں کے احباب کی تجویز کے مطابق آج شام کو انشاء اللہ تعالیٰ ایک پبلک لکچر ہوگا۔ راستہ میں لیّہ کے اسٹیشن پر برادر سردار امام بخش صاحب قیصرانی چند دیگر احمدی احباب کے ساتھ عاجز کی ملاقات کیواسطے کھڑے تھے خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

ملکوال کے اسٹیشن پر شیخ عطاء اللہ صاحب اور بابو قاسم علی صاحب سے ملاقات ہوئی بابو صاحب ایک نو احمدی ہیں۔ مگر محبت و اخلاص میں اور تقوے میں انہوں نے بہت تیزی کے ساتھ ترقی کی ہے اللہ تعالے انہیں استقامت عطا فرماوے۔ فرماتے تھے کہ میرے سینہ میں سلسلہ احمدیہ کی صداقت کے واسطے اس قدر انشراح ہے کہ میں تعجب کرتا ہوں کہ سب لوگ اسکو کیوں مان نہیں لیتے۔ پہلے خیال آتا تھا کہ وہ لوگ کیسے سخت دل تھے جنھوں نے انبیاء کا انکار کیا تھا مگر اب وہی نظارہ آنکھوں کے سامنے دکھائی دے رہا ہے۔ مجھے زیادہ تر پیسہ اخبار نے گمراہی میں رکھا۔ میں اسے ایک اسلامی اخبار سمجھ کر .... منگواتا اور اسپر حُسنِ ظن رکھتا تھا۔ اور اسمیں سلسلہ حقہ احمدیہ کے مخالف مضامین ہوتے تھے تو ان کا اثر مجھ پر رہا اس واسطے میں نے اس سلسلہ کی طرف توجہ نہ کی لیکن اب شیخ عطاء اللہ صاحب گارڈ کی ملاقات سے اور ان کے ساتھ گفتگو سے مجھ پر حق کا انکشاف ہؤا اور مجھے یقین ہوگیا کہ یہ سلسلہ سچا ہے۔ شیخ یعقوب علی صاحب کی تالیف کردہ تفسیر القرآن سے مجھ کو بہت ہی فائدہ ہؤا اور میرے شکوک رفع ہوگئے۔ غرض بابو صاحب موصوف اس قسم کی گفتگو کرتے رہے جس سے دل کو بہت خوشی ہوئی۔

بھیرہ میں عاجز نے جمعہ پڑھایا اور خطبہ میں وعظ کیا یہ جمعہ مسجد احمدیہ میں پڑھا گیا۔ جو ابھی طیار ہوئی ہے اور یہ پہلا جمعہ تھا جو اس میں پڑھا گیا۔ احباب کی خواہش تھی کہ قادیان سے کوئی آدمی بلایا جاوے جو پہلا جمعہ پڑھائے انکی یہ خواہش بھی پوری ہوئی۔ یہ مسجد حضرت خلیفۃ المسیح کے مکان میں بنائی گئی ہے۔ یہ آپ کا جدی مکان ہے۔ جو آپنے اس مسجد کے واسطے وقف کرکے اپنے لئے اور اپنے آبا و اجداد کیواسطے ایک بڑے ثواب کا ذخیرہ جمع کیا ہے۔ بھیرہ کی احمدی جماعت بالخصوص محلہ معماران جن کے سرگروہ میاں احمد دین ہیں۔ اور ڈاکٹر بشارت احمد کو اللہ تعالیٰ بڑی بڑی جزائے خیر دے کہ انہوں نے اس مسجد کی تعمیر میں مالی اور بدنی جہاد بڑی فراخ حوصلگی سے کیا ہے مسجد بہت کشادہ خوش نما اور ہوادار اور خوبصورت بنائی گئی ہے۔ جو وسط شہر میں سلسلہ حقہ احمدیہ کی مضبوطیٔ بنیاد کا آوازہ دے رہی ہے مخالفین نے احمدیوں کو اپنی مسجد سے کیا نکالا بلکہ ان کا جھنڈا ہمیشہ کیواسطے انشاء اللہ گاڑ دیا۔ حضرت مرحوم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ جماعت کی اصل بنیاد وہاں قائم ہوتی ہے۔ جہاں مسجد بن جائے اور خدا کی عبادت کا گھر مخصوص کیا جائے تعجب ہے کہ لاہور کی مخلصین مدبرین بزرگ تا حال اس سعادت عظمیٰ کو حاصل نہیں کرسکے۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ از ڈیرہ غازیخان

ڈیرہ غازی خان

یہ شہر آجکل ایک بڑی عبرت کا نمونہ ہو رہا ہے جیسا کہ اخباروں سے معلوم ہوتا ہے تمام ہندوستان میں عموماً بخوبی بارش ہوچکی ہے قادیان تو ایک جزیرہ بن رہا ہے۔ راستہ میں بھی میں دیکھتا آیا کہ ریل کی

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی اکمل اسسٹنٹ چھپ کر شائع ہوا)

سڑک کے ہر دو طرف خوب پانی جمع ہے بعض جگہ ایسے گاؤں دیکھنے میں آئے کہ لوگ تیر کر اپنے گھر دن تک پہونچ رہے تھے اور سوائے اس کوئی راستہ نہ تھا لیکن اس طرف یعنی ڈیرہ غازی خان میں کوئی بارش نہیں ہوئی اور پھر اس پر طرفہ یہ ہے کہ پنجاب کے اوپر کے حصہ میں جو بارش ہوتی ہے اس کا پانی لیکر دریائے سندھ اس زور و شور کے اس شہر پر آکر حملہ آور ہوا ہے کہ دو محلے بالکل دریا برد ہوگئے ہیں سینکڑوں شاندار محل - باغات - مندر - خانقاہیں ایک دو روز میں ایسے نیست و نابود ہوگئے ہیں - گویا کبھی تھے ہی نہیں عذاب الٰہی خواہ کیسے ہی رنگ میں ہوں - اس کا نظارہ نہایت ہی خوفناک ہوتا ہے لیکن پانی کے ذریعہ سے جو تباہی آتی ہے - وہ ایسی سخت ہوتی ہے کہ جڑوں سے اکھاڑ دیتی ہے - آگ اور زلازل کی تباہی اپنا عبرت دہ نظارہ راکھ یا کھنڈرات کی شکل میں پیچھے چھوڑ جاتی ہے - مگر سیلاب کا پانی اور پھر بالخصوص دریا کا زور اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ تباہ شدہ علاقہ پر اس کے پرانے وجود کا کوئی نشان باقی رہنے دے - بلکہ پانی کی رو ایسی تیزی سے آتی ہے - کہ تمام سامان اینٹ لکڑی اور مٹی کو بھی بہا کر ساتھ لے جاتی ہے اور صدہا کوس کے فاصلہ پر لے جا کر سمندر کی اتھاہ گہرائی میں جا پھینکتی ہے - اللہ اکبر حضرت نوح کی قوم کیسی ہی سخت تھی کہ ان کے واسطے طوفان کا عذاب لیکر یا حکم الٰہی نازل ہوئے اور ان کا اور ان کی بستیوں کا نام و نشان دنیا سے مٹا دیا - وہ قوم تو بیشک سخت بدکار ہوگی - مگر میں اس زمانہ کے بد انسانوں کا کیا نام رکھوں - جنہوں نے تمام گذشتہ قوم کے عذابوں کو اپنے پر جمع کر لیا ہے - طاعون - قحط - زلزلہ - طوفان - قسما قسم کی بیماریوں سے موت - کشت و خون - کوئی عذاب نہیں جو انہوں نے اپنے ہاتھوں اپنے پر وارد نہیں کر لیا - یہ سب کچھ خدا کے مسیح کی مخالفت کا نتیجہ ہے بارش کا فائدہ کسی اور علاقہ نے اٹھایا - اور وہی پانی جمع ہو کر اس شہر کی تباہی کا موجب ہو گیا - جب میں نے پہلے پہل اس شہر کی تباہی کا نظارہ دیکھا - تو میرے دل میں خیال آیا کہ ایسے سخت عذاب کا کیا باعث ہو سکتا ہے - مگر جلد یہاں کے ایک باشندے نے اپنی قساوت قلبی کا اظہار کر کے میرے سامنے اس عذاب کا اصلی سبب بتلا دیا ہے۔

ڈیرہ اور اس کا میوہ

اتفاق سے اپنے ایک عزیز کے ساتھ بازار میں گیا - ایک شخص کی دوکان پر گذر ہوا - جو کہ ایک قوم کا سرگروہ ہے - اور اس کا نام ہے میوہ اس کو جب معلوم ہوا - کہ میں احمدی ہوں - تو بے اختیار ایک جوش مخالفت اس کے اندر موجزن ہوا کہنے لگا کہ ہماری قوم کا ایک آدمی بھی مرزائی ہو گیا ہے - ہم نے اس کو اپنے سے خارج کر دیا ہے - نکال دیا ہے - جو بڑے اور کافر کے ساتھ ہمارا کیا تعلق - میں نے نرمی سے کہا - کہ جب تک خدا کسی کو خارج نہ کرے آپ کے خارج کرنے سے کیا بنتا ہے - حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار مکہ نے مکہ سے خارج کر دیا تھا - ان کا کیا نقصان ہوا - جس قدر بزرگ اولیاء اللہ ہوئے ہیں سب کے ساتھ اس وقت کے مولویوں نے یہی سلوک کیا - مگر کوئی خدا کے پیارے کا کچھ بگاڑ نہ سکا - شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ - حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ حضرت مجدد الف ثانی سب کے ساتھ تمام کے علماء نے بدسلوکی کی اس پر میوہ حضرت شیخ جیلانی کے نام پر اپنی ہی انگلیوں کو بوسہ دیکر اپنی آنکھوں پر بار بار رکھتا ہوا کہنے لگا - کہ اگر ان کے ساتھ ایسا سلوک ہوا تھا - تو دکھاؤ - کہ قرآن شریف میں کہاں لکھا ہے - مجھے بے اختیار ہنسی آئی کہ یہ تو اس شخص کی واقفیت کا حال ہے - کہ حضرت شیخ عبد القادر کے حالات تاریخی کی سند قرآن شریف سے مانگتا ہے اور حضرت امام علیہ السلام کی مخالفت کا ایسا جوش دکھاتا ہے - کہ گویا خدا کے پاس سے پوچھ آیا ہے - کہ سلسلہ احمدیہ سچا نہیں - سبحان اللہ - اسلام پر ایسی مصیبت کا وقت بھی آنا تھا - کہ جو لوگ جاہل مطلق ہوں - وہ اہم دینی مسائل کے متعلق قطعی فیصلہ دیکر مسلمانوں کو دین اسلام سے خارج کرنے کے محکمہ کے ہیڈ آفیسر بنیں - اس شخص کی باتوں سے مجھے اس امر کا یقین ہو گیا کہ یہاں کے لوگوں کے دل جب ایسے سخت ہو گئے - کہ انہوں نے مومنوں کو ان کے گھروں سے خارج کرنے پر ہمت باندھی - تب ہی غیرت خداوندی ان کے متعلق جوش زن ہوئی - اور ان کو نہ صرف ان کے گھروں سے ہی خارج کیا گیا - بلکہ ان کے گھروں کو ویران اور تباہ کر دیا گیا - اعوذ باللہ من غضبہ - میرے عزیز نے اس کو سمجھایا کہ حضرت شیخ قرآن شریف کے زمانہ سے بہت پیچھے ہوئے ہیں ان کا ذکر اس میں کہاں - اس کو سن کر پھر کہنے لگا - کہ اچھا قرآن میں نہیں - تو حدیث میں ہی دکھاؤ - پھر سننے میوے کا ایک اور بھائی اسی جگہ بولا کہ ان کی کیا بات ہے - یہ تو کہتے ہیں - کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے - گویا ان لوگوں کے نزدیک تمام دار و مدار اسلام کا اور اسلامی شریعت کا اس بات پر آکر رہ گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو زندہ مانا جاوے - جو اس کو نہیں مانتا اس کی کوئی بات ہی نہیں - اس میں کوئی خیر ہی نہیں - اللہ اکبر - میں نے کہا ہم کیا کہتے ہیں - وہ تو قرآن شریف کہتا ہے - یعیسیٰ انی متوفیک - متوفی کون ہوتا ہے - بتانے کے محرر سے پوچھ لو - پٹواری سے پوچھ لو - نامعقول لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ کسی بات کو مانتے تو نہیں - ایک سوال سنا جواب اس کا سنا یا نہ سنا - کوئی اور بات کر دی - پھر کچھ اور بات کر دی جب میں نے یہ آیت قرآنی پیش کر دی - تو پھر ایک اور بول اٹھا کہ قرآن کو کیا پیش کرتے ہو اس سے تو خارجی شیعہ سنی سب دلیل پکڑتے ہیں - میں تو اس بات کو کب مانتا ہوں - ایسا کلمہ قرآن شریف کے متعلق سخت بے ادبی ہے - لیکن اس بے وقوف کو سمجھانے کے واسطے میں نے کہا - کہ اگر قرآن شریف سے دلیل لینا تم پسند نہیں کر سکتے - تو پھر تم ہی بتلاؤ - کہ فیصلہ کس طرح ہو - تب میوہ بول اٹھا - کہ جس طرف بہت آدمی ہوں - وہی راہ درست ہے - پھر مجھے بے اختیار ہنسی آئی اور اس جاہل کی نامعقولیت پر تعجب آیا میں نے کہا - پھر مردم شماری میں عیسائی زیادہ کیے جاتے ہیں - تو کیا ان کا دین سچا ہے - یہ سن کر وہ بولا کہ عیسائی یورپ میں زیادہ ہیں ہم اپنے ملک کی بات کرتے ہیں ملک سے اس کی مراد علاقہ ڈیرہ غازیخان تھی میں نے کہا پھر جن علاقوں میں ہندو زیادہ ہیں کیا وہاں کے مسلمان حق پر نہیں - غرض یہ نمونہ ہے یہاں کے مسلمانوں کا - خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے قلیل من عبادی الشکور - شکر گذار بندے تھوڑے ہوتے ہیں اور ان کا عقیدہ ہے - کہ جو بہت ہوں - وہ ابھی راہ پر ہوتے ہیں - پیارے ناظرین - آپ صاحبان

ذواد

نے عربی زبان کی حروف تہجی میں کئی ایک حرف سنے ہونگے - مگر کبھی ڈواد ذ سنا ہوگا - یہ خاص اس ضلع کا اختراع ہے - خدا تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں ہوں اس کے پیارے احمد پر ... صلی اللہ علیہ وبارک وسلم جس کی طفیل ہم ان نابلدانوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے چھوٹ گئے - لیکن اگر ان کے پیچھے نماز پڑھنی جائز بھی ہوتی - تب بھی اس کرخت آواز کا سننا بہت ہی ناگوار تھا جو کہ ڈیرے کے حنفی ملاں سورہ فاتحہ پڑھتے ہوئے نکالتے ہیں اور آخری آیت کے وقت اس طرح آواز کو بلند کرتے ہیں - کہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین - ڈوب ورڈوال قرآن شریف کے اندر اسی جگہ سننے میں آتے ہیں ضاد کے صحیح مخرج کا جھگڑا تو مدت سے چلا آتا ہے - چونکہ یہ حرف ایسا ہے کہ طبعاً اس ملک کے لوگ بغیر خاص تعلیم کے اس کا صحیح تلفظ نہیں کر سکتے - اس واسطے بعض نے اسے حرف ذال سے ملا دیا اور بعض نے حرف دال سے ملا دیا حالانکہ اصل میں یہ نہ دال ہے اور نہ ذال ہے بلکہ ہر دو کے درمیان - یہاں کے حنفیوں نے تو حد ہی کر دی ہے - کہ اسے ڈواڈ بنا دیا ہے۔

ڈیرے کا مولوی

ڈیرے میں ایک مولوی صاحب اس سلسلہ کے سخت مخالف ہیں ان کے حالات عجیب سننے میں آئے جہاں وہ جاتے ہیں اور جس مقام میں قیام پذیر ہوتے ہیں وہ مکان یا گر جاتا ہے یا اہل مکان کو کوئی نقصان پہنچتا ہے - کئی ایک مکانات وہ تبدیل کر چکے ہیں ہر جگہ یہی حال ہوتا ہے - ایک دفعہ مخالفین کو جمع کر کے اس مسجد پر آ حملہ آور ہوئے جہاں احمدی جماعت کے چند کس نماز پڑھتے ہیں اور یہاں جمعہ پڑھایا تاکہ احمدیوں کو جمعہ پڑھنے کا موقعہ نہ ملے چونکہ احمدی جماعت امن پسند ہے اور انہیں امام کا حکم ہے کہ فساد کی جگہ نہ جائیں اس واسطے انہوں نے وہ جمعہ کسی اور جگہ پڑھ لیا - قدرت خداوندی اسی شب کو اس مسجد کی ایک دیوار گر گئی - ان مولوی صاحب کے علم کا یہ حال ہے - کہ ایک بڑے مجمع میں مولوی عزیز بخش سے کسی گفتگو کے اثنا میں کہنے لگے کہ مقاماً محموداً کے الفاظ قرآن شریف میں کسی جگہ نہیں ہیں - جب مولوی عزیز بخش صاحب نے اپنا قرآن شریف منگوایا تو فرمایا کہ یہ قابل اعتبار نہیں - آخر انہی کے کسی ساتھی کے گھر سے قرآن شریف منگوا کر یہ الفاظ دکھائے گئے - تب سخت شرمندہ ہوئے - مگر کوئی ندامت اور عبرت حاصل نہ کی

انجمن احمدیہ

اس جگہ ایک انجمن احمدیہ بھی قائم ہے - جس کے سکرٹری مولوی عزیز بخش صاحب ہیں میں نے اس انجمن کے رجسٹر ملاحظہ کئے ہیں ان کو باقاعدہ پایا اور ایک ٹو ڈیٹ پایا ہے - لیکن ناظر اور محاسب کی پڑتال کئی مہینوں سے نہیں ہوئی - اور نیز اپریل کے بعد کوئی جلسہ بھی نہیں ہوا - حساب کے رجسٹر درست ہیں جو رقوم قادیان روانہ کی گئی ہیں ان سب کی رسیدیں موجود ہیں جن میں سے بعض کا میں نے مقابلہ کیا ہے اور درست پایا ہے - عموماً سارا کام مولوی عزیز بخش صاحب ہی کرتے ہیں دوسرے ممبران کو بھی چاہیے - کہ سرگرمی کے ساتھ اپنا اپنا فرض ادا کریں اس جگہ کے ممبر اخویم چوہدری نظر محمد صاحب - منشی محمد اکبر صاحب - مولوی محمد عثمان اور بعض دیگر دوست جنگل یہاں نہیں ہیں - اس واسطے ان کی ملاقات کا فخر مجھے حاصل نہیں ہو سکا - انجمن کے بستی مندرانی کوٹ قیصرانی جام پور - روجھان - مظفر گڈھ - بہاولپور وغیرہ بھی یہاں کی مقامی ضروریات میں چندہ کا حصہ لیتی ہیں - روجھان بھی اسی ضلع میں ہے - جہاں ہمارے محترم دوست ڈاکٹر میر سید محمد اسمٰعیل صاحب آجکل رہتے ہیں خدا تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو - اس جگہ کے بعض دیگر احباب کے اسمائے گرامی یہ ہیں - منشی علی محمد صاحب جو کہ اسی جگہ درس قرآن شریف میں شامل ہوتے ہیں - میاں نبی بخش صاحب بنظر - منشی فیض محمد صاحب - میاں گامن بخش ٹھیکہ دار جو سرور بابند ہیں اور کچھ عرصہ سے اس جگہ کام ٹھیکہ داری کا کرتے ہیں - اس انجمن نے ایک بہت عمدہ لائبریری بنائی ہوئی ہے - جس میں کتب سلسلہ حقہ کے علاوہ تفسیر حدیث کا ایک عمدہ ذخیرہ موجود ہے اخبار بھی مہیا کئے جاتے ہیں مکان بھی خوب ہے - مگر افسوس ہے کہ یہاں کے بدقسمت لوگ اس سے بہت کم

ہفت اُستاد

با تصویر رنگین

سو روپیہ انعام - اس شخص کو دیا جاویگا - جو ہماری کتاب خرید کر کے یہ ثابت کر دے کہ مجھے اس سے کچھ فائدہ نہیں پہنچا - کیا اچھا سودا ہے - سب ہی جھوٹے اور سب چیزیں نفرت کرنے کے قابل نہیں ہوتیں - اگر اب بھی یقین نہ کرو - تو افسوس ہے - اس میں جو جو ہنر لکھے گئے ہیں آجکل کی ضروریات کے مطابق سب مفید اور کافی تحقیقات و چھان بین کر کے مکمل شرح طور پر نقشے دیکر سمجھائے گئے ہیں - اس میں دیسی و انگریزی صابن بنانیکے آسان اور سہل طریقے - بال اڑانیکا صابن - عرق و پوڈر بنانا - بال سیاہ کرنیکا خضاب بنانا گھڑی سازی - تار برقی - فوٹوگرافی کا مکمل کام - کاغذ رول پنسل - نب ہولڈر - رائٹنگ پیپر و سیاہی ہر قسم بنانا - کانچ کے بٹن - سوئی - دیاسلائی - سگرٹ - دوربین - سبز بین - موم بتی - عینک - گیس کی روشنی بنانا - ربڑ کی مہریں بنانا - گلٹ سازی - ملمع سازی - چاہ کی سفری ٹکیاں - جادو کا قلم طلسمی انگوٹھی جرمن سلور - وارنش ہر قسم بنانا - درزی کا مکمل کام معہ نقشہ و نقشہ - کوٹ - پاجامہ - قمیض - واسکٹ سینا - جرابیں گلوبند و گوٹہ بننا - دندان سازی کا کل طریقہ پورے ایک باب میں مشرح طور پر سکھلایا ہے - کشتہ جات - سونا چاندی جست - فولاد - شنگرف - موتی - مرجان موتی بعیسہ کا کشتہ بنانا - غرضیکہ اس قسم کا اور بہت مفید روزگار بڑی احتیاط خوبی و صفائی سے پورے ۴۴ بابوں میں مکمل لکھے گئے ہیں - جو کہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر نکلینگے - ممکن نہیں کہ آپ کتاب دیکھکر واہ واہ نہ کریں - کاغذ - لکھائی - چھپائی عمدہ - خوبصورت جلد بندھی ہوئی - جلد طلب فرمائیں - قیمت صرف ایک روپیہ

پتہ بابو غلام احمد قادری عشرت لودیانہ

مفتی محمد صادق صاحب اپنے ایک خواب کی بنا پر ۲۲ - ستمبر واپس قادیان آگئے

خاتم النبیینؐ

ایک شخص کو خط کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیحؑ نے تحریر فرمایا

مکرم معظم ...... صاحب السلام

مکرمت نامہ باعث سرور ہوا۔ جزاک اللہ۔ اگر اس طرح ٹھنڈے دل سے کوئی بات کرے تو مجھ کو خوشی ہوتی ہے مگر یہ فتوے گرگز فروش آرام سے بات نہیں کرتے آپ نے احمدیوں سے پوچھا ہے کہ نمازیں کتنی پڑھتے ہیں؟ کیا پانچ نہیں پڑھتے کیا زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہ بھی چالیسواں حصہ مال کا۔ اور کیا روزے نہیں رکھتے اور وہ بھی رمضان کے تیس یا انتیس بسبب رویت چاند کے اور کیا حج نہیں کرتے اور وہ بھی بیت اللہ کا۔ کیا قرآن مجید جسکی ابتدا میں الحمد اور انتہا میں سورۃ الناس ہے اس کو کامل کتاب یقین نہیں کرتے یہ مقام غور ہے کیا مرزا جی نے ان کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے سوا اور کلمہ کا معتقد بنایا ہے کیا ایمان باللہ اور ایمان بالملائکہ۔ والکتب والرسل والقدر کے یہ لوگ قائل نہیں اور قیامت کے معتقد نہیں لا الہ الا اللہ آمنت باللہ و ملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ والبعث بعد الموت۔

مکرم من! کیا آپنے قرآن شریف کا منکر یا کسی آیۃ کریمہ کا منکر کسی احمدی کو پایا ہے۔ سچ بتانا۔ پس نیا دین نہیں رکھتے۔ ہم لوگ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین۔ خاتم الرسل یقین کرتے ہیں کسی احمدی کو تامل نہیں ہمارے لاکھوں مرید اس بات پر مستحکم ہیں والحمد للہ رب العالمین۔

ہم لوگ لڑائی سے سخت متنفر ہیں۔ آپ بھیرہ میں دیکھیں مسجد میں فساد ہونے لگا تو ہم نے اپنے جدی مکان کو مسجد بنادیا اور لڑائی سے روک دیا۔ .... ان دنوں میں بھی مجھے لوگ اللہ و رسول کا مخالف سمجھتے تھے مگر بحمد اللہ تھے غلطی پر میاں غلام محی الدین صاحب کپورا اور مشولی صاحب خصوصیت سے نمبردار تھے۔ دونوں گھروں میں وہ نظارہ نظر آتا ہے۔ جو ہم سے بہر حال آگے ہے یہ ہیں سچائی کے نشان والحمد للہ رب العالمین جس کریمہ پر آپنے توجہ دلائی ہے۔ اس پر میرا۔ مرزا کا اور مرزا کی جماعت کا کامل ایمان ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

وما توفیقی الا باللہ۔

بلکہ میں۔ خاکسار تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مال و جان وغیرہ کو فدا کرنے والا ہوں۔ میں تو محمد رسول اللہ کو خاتم الانبیاء خاتم الرسل کے علاوہ خاتم کمالات انسانی بھی یقین کرتا ہوں

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

ہذا علیہ اعتقادی وعلیہ ارید دار جوان اموت رب توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین۔ آمین۔

مکرم حکیم صاحب! بتایئے قرآن شریف کے ہم مخالف ہیں۔ یا موافق ہیں۔ ہاں اب ایک اور بات سنیئے آپ حافظ ہیں قرآن کریم میں خاتم "تا" کی زبر سے ہے یا تا کی زیر سے اور دونوں میں کچھ فرق نظر آتا ہے یا نہیں۔ قابل غور ہے اور ضرور للہ غور کا مقام ہے۔ میں نے تو خاتم الرسل بھی آپ کو صلی اللہ علیہ وسلم یقین کیا ہے مگر (ختم رسالت) ایسی آیۃ کریمہ مشکل سے آپکو ملیگی۔ بلکہ غالباً نہ ملے۔ تو تعجب نہیں۔ نیز عرض ہے النبیین سے آپ بہر حال کل انبیاء ہی مراد لینگے اور اگر آپ کل نہ لیں تو بعض کے لینے سے آپ کا مطلب خراب ہوگا۔ لاکن اگر کل نبی مراد لئے تو آپ کو ایک مشکل کا سامنا ہوگا۔ کیونکہ تقتلون النبیین میں بھی وہی النبیین کا لفظ ہے تو اسی سے ثابت ہوگا۔ کہ یہود نے کل انبیاء کے قتل کا ٹھیکہ ہی نہیں لیا بلکہ کل نبیوں کو وہ قتل ہی قتل کر دیتے ہیں۔ ذرہ دونوں پر آپ غور ضرور فرمائیں۔ پھر مجھے للہ اطلاع دیں۔ میں تو دونوں پر ایمان رکھتا ہوں پھر آپنے ارقام فرمایا ہے۔ کہ تیرہ سو برس میں کسی شخص نے کبھی کسی کو رسول یا نبی نہیں کہا اس پر عرض ہے۔ مثنوی مولانا روم تو ہمیشہ آپنے وعظوں میں سنی ہوگی۔ اس کے اس وقت دو تین شعر پڑھتا ہوں بلکہ لکھتا ہوں جو آپکے دعوے نے یاد دلائے ہیں۔ ؎

چون بدادی دست خود در دست پیر
بہر حکمت کو علیم است و خبیر
کو نبی وقت خویش است اے مرید
تا ازو نور نبی آید پدید
دست تو از اہل آں بیعت شود
کہ ید اللہ فوق ایدیہم بود

پھر ایک جگہ فرماتے ہیں۔ ؎

اے مرا تو مصطفیٰ من چوں عمرؓ
از برائے خدمتت بندم کمرؓ

پھر کہتے ہیں۔ ؎

ہر دمے اورا یکے معراج خاص
بر سر تاجش نہد صد تاج خاص

پھر فرماتے ہیں اور ان کی وحی کا دعویٰ فرماتے ہیں ؎

آنکہ از حق یابد او وحی و جواب
ہرچہ فرماید بود عین صواب
نہ نجوم است و نہ رمل ست و نہ خواب
وحی حق واللہ اعلم بالصواب
از پئے روپوش عامہ در بیان
وحی دل گویند آں را صوفیان

یہاں سب کچھ کہہ لیا ہے اور مولوی لوگوں کے ڈر کا ذکر بھی فرما دیا۔ اگر آپ سن سکیں۔ تو میں ۱۲ مسلم الثبوت اولیاء کے کلام سے یہ لفظ صاف صاف آپکو دکھا سکتا ہوں یہ آپنے کس طرح ارشاد فرمایا کہ تیرہ سو برس سے کسی نے ایسا لفظ نہیں بولا۔

مکرم من! میں اس آیۃ کریمہ کا وخاتم النبیین کے معنے لکھنے کو تیار ہوں۔ مگر آپکا حوصلہ دیکھ لوں کہ میرا یہ عریضہ کیا اثر کرتا ہے کیونکہ بات بہت سیدھی اور صاف ہے۔ میں اب قبل اس کے کہ اس عریضہ کو ختم کروں اور آپ کو یقین دلاؤں کہ آیت کریمہ خاتم النبیین کے صاف اور سیدھے معنی عرض کرونگا۔ مگر اس خط کے جواب کا انتظار کروں گا۔ اتنا عرض کر دینا شاید نامناسب نہ ہوگا۔ ایک مشہور کلام۔ کنت نبیاً وآدم بین الماء والجسد سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے نبی کریمؐ آدم سے پہلے نبی تھے اور نبی تھے تو خاتم الانبیاء ہی نبی تھے اور یہی حق ہے والحمد للہ رب العالمین۔

نیز احادیث صحیحہ بلکہ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ دیوانہ پاگل جن کو جنگلوں بیابانوں جزائر میں نبیوں کی خبریں نہیں پہنچیں اور بہرہ جو پیدائشی ہیں سو عذر کریں گے۔ الٰہی ہم نے تو تیرا حکم سنا نہیں تھا اس میں لڑکے بھی عذر کریں گے کہ تیرا ارشاد ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً۔ تو اس وقت کیا ہوگا۔ ایک دلچسپ بیان ہے جو انشاء اللہ وخاتم النبیین کے پاک اور سچے اور حق کلام کے مطابق ہے۔ والسلام۔ نور الدین۔

ہمارے ایک بزرگ سید دوست نے فرمایا کہ یہ مرید کا کلام ہے پیر کا نہیں۔ میں نے عرض کیا صاحب مثنوی کا قول ایک طرف احمدی لوگوں کے کلام کو ایک طرف رکھ کر دیکھ لو۔ احمدی مولوی روم کی برابر تو ان کو مان لو۔ مگر ایک شعر خواجہ معین الدین چشتی کا ان کو سنا دیا۔ آپ کو بھی سنا دیتا ہوں۔ حضرت خواجہ صاحب فرماتے ہیں۔ ؎

دم بدم روح القدس اندر معینے میدمد
من نمی گویم مگر من عیسئ ثانی شدم

والسلام۔ نور الدین ۱۲ جولائی

دل آزاری

آدم سے لے کر اینندم تک جب مین انسانی اخلاق و عادات کا مطالعہ کرتا ہون ۔ تو مین دیکھتا ہون ۔ بعض لوگون مین سبعی قوت حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی ہے وہ درندگی اور کسی کو دکھ دینے سے باز نہین رہ سکتے ۔ صبح اٹھ کر جب تک وہ کسی کو ستا نہ لین انہین آرام نہین آتا ۔ دو چار دل جب تک دُکھا نہ لین ۔ انہین نیند نہین آتی ۔ ایک بادشاہ کے حالات مین مین نے پڑھا ہے کہ وہ بہت سے بے گناہون کو دربار مین کھڑا کر کے جلاد کو حکم دے دیتا ۔ بزن ۔ ان کے سر اُڑا دو ۔ یہ تماشا اس کے روح کی غذا تھا ۔ اسی طرح مختلف انسانی اعضا رکٹوا کر دہ کُشتگان تیغ جفا کا تڑپنا اور خاک مین لوٹنا دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا ۔

جنہین یہ قوت ذرا کم ہے وہ اس سے ذرا کم ظلم و جفا کر اپنے دل کو خوش کر لیتے ہین ۔ اگر مذہبی یا اخلاقی ہدایات نے کچھ تازیانہ لگا یا تو جھٹ ایک بہانہ بنا لیا ۔ یہ خوفناک سپرٹ کبھی تو دوستی کے لباس مین ظاہر ہوتی ہے کبھی دشمنی کے رنگ مین ۔ بیٹھے بیٹھے دوست کے پہلو مین سوئی چبھو دی وہ تو درد سے چیخ اٹھا اور یہ ہنس رہے ہین جلتے ہوئے لپ پر پانی ڈال دیا چمنی ٹوٹ گئی ۔ کسی کی آنکھ مین شیشہ کا ریزہ پڑ گیا یہ خوش ہو گئے ۔ دوست کو پارسل بھیجا اس مین دو چار تتیان رکھدین کھولتے ہی انہون نے ڈنگ چلایا چہرہ پر آماس آگیا ان کی باچھین کھل گئین ۔ کسی کو گہرے پانی مین دھکا دیدیا دو چار غوطے آئے بخار ہو گیا ۔ نمونیہ کا حملہ ہوا ۔ یہ جی ہی جی مین خوش ہو رہے ہین ۔ ایک ننھا بچہ دیکھا ۔ جی چاہا اسے تھوڑا سا ستالین ۔ اب باین ریش و فش آپ ہین کہ اسے ہوّا بن کر ڈرا رہے ہین ۔ ختنہ کے لئے یا پیٹ چاک کرنے کے لئے استرا دکھا رہے ہین وہ رو رہا ہے ۔ چیخ رہا ہے چلّا رہا ہے آپ ہین کہ اسے دیکھ دیکھ کر کھکھلا رہے ہین پوچھو کہ اس سے حاصل ۔ تو بڑی متانت سے فرمائینگے محض دل لگی ۔ اے نادان تم نے اپنا دل خوش کر لیا ۔ اپنی خونی مردم آزار سپرٹ کو ناشتہ دے لیا ۔ مگر تجھے معلوم ہے کہ اس ننھے سے دل پر کیا گذر رہی ہے ۔

کسی کی جیب مین ہاتھ ڈالا گھڑی اڑا لی ۔ نقدی جو ہاتھ مین آئی لیکر چلتے بنے ۔ کتاب چھپا دی ۔ دو چار دن کو داپس آدمی اس لغویت کی کوئی وجہ؟ اس بے ہودگی کا کوئی سبب؟ کچھ نہین محض تمسخر صرف استہزار ۔ کیا یہ عادت شرفا ہے کیا یہ طریق مسلمان ہے ۔ بیٹھے بیٹھے دو چار دھولین لگا دین چاقو مار دیا ۔ خون بہ آیا ۔ کتاب پھاڑ دی ۔ کام کرنے کا آونا توڑ دیا ۔ حضرت ۔ یہ کیون ۔ زندہ دلی ۔ اگر یہ زندہ دلی ہے تو مین اس مُردہ دلی کا جنازہ پڑھتا ہون ۔ آپ بھی فاتحہ کے لئے ہاتھ اُٹھا لیجئے انسانون سے گذر کر یہ منیا حیوانات تک پہنچا ہے ایک شیر کو دو چار روز بھوکا رکھا اس کے آگے اپنا غلام ڈالدیا تا دیکھا جاوے کہ وہ کس طرح حملہ کرتا ہے ۔ مینڈھون کو لڑا دیا ۔ سانڈون کا بھیڑ دیکھا ۔ دو مرغون کی جنگ کرا دی بیٹر بازی دیکھ آئے یہ سب کچھ اس لئے تا اس خونی سپرٹ مین کچھ تسکین ہو ۔ جانور بیچارے لڑتے لڑتے لہولہان ہو گئے ۔ کسی کی آنکھ ہی نہین رہی ۔ کسی کی ٹانگ اُڑ گئی ۔ مگر یہ خوش ہو رہے ہین ۔

یہان تک مین نے دل آزاری ۔ ایذا دہی کے اس حصہ کو لیا ہے ۔ جو محض دل لگی کے بہانے سے کی جاتی ہے ایک مسلمان کی شان سے ایسے اُمور بہت ہی بعید ہین ۔ مگر اے مسلمانو! تمہین کیا ہو گیا کہ تم مین بھی یہ باتین پائی جاتی ہین ۔ نبی کریم مسلم کی تعریف یون فرماتے ہین ۔ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ ۔ مگر تم خدا کے لئے ۔ اپنے نفس کا مطالعہ کر کے دیکھو کہ تم نے اپنے اقوال سے اپنے افعال سے اپنی حرکات سے کتنے دلون کو ستایا ۔ کبھی تم دل لگی کے بہانہ سے ایسا کرتے ہو ۔ کبھی مذہب کی آڑ مین مگر طائفہ کی ایک جماعت ہے جو تمہارے ایسے لغویات پر افسوس کر رہی ہے ۔ کوئی سعید روح ہے جو اس سے نصیحت پکڑے کہا جا سکتا ہے کہ بدر مین کیون کسی ملکی یا قومی یا تمدنی معاملہ پر نوٹ نہین مگر میرے دوستو! قومین افراد ہی سے بنتی ہین اور افراد کی ترقی اخلاق کی ترقی پر موقوف ہے پس مین تو بہت ضروری سمجھتا ہون کہ پہلے اپنے اخلاق درست کئے جائین ۔

احمدیہ پروگرس

سراج الاخبار جہلم کا نامہ نگار ۔ ۲۱ اگست کے پرچے مین لکھتا ہے " احمدی فرقہ مرزا صاحب قادیانی کے مرنے سے بہت کمزور اور بے وسیلہ ہو گیا ہے اسکی رہی سہی عزت رامپور کے مباحثہ سے جاتی رہی اب بہت سے مرزائی احمدگی فرقہ کو ترک کر کے مسلمانون کے دوسرے فرقون مین شامل ہوتے آتے ہین "

اس بھلے مانس سے کوئی پوچھے کہ تمہارے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے کیا کوئی فہرست چند معتبرین کے ارتداد کی پیش کر سکتے ہو ہرگز نہین اور اگر پیش کرو بھی تو بھی اس سلسلہ حقہ پر کوئی اعتراض نہین آسکتا کیونکہ ارتد العرب بعد وفات رسول اللہ کا ۔ جو جواب تم بحیثیت مسلمان ہونے کے دوگے وہی جواب ہماری طرف سے سمجھ لو ۔ سفید جھوٹ بلکہ سیاہ جھوٹ تو یہ ہے کہ احمدی فرقہ بہت کمزور اور بے وسیلہ ہو گیا تھا ۔ کیونکہ مین وصال کے وقت اپنے سید و مولیٰ کے حضور موجود تھا مین اس وقت سے اس دم تک مرکز مین رہنے کی وجہ سے تمام قوم کے حالات اور اکثر احباب کے خیالات سے واقف ہون ۔ جماعت خطرناک ابتلاؤن سے گزری ۔ مگر اول سے آخر تک ایک منٹ کے لئے بھی میرے امام کی صداقت کے متعلق کسی معتبر و مستند احمدی کو شبہ نہین ہوا ۔ پھر مین دیکھتا ہون کہ روز بروز جماعت کی تعداد خدا کے فضل سے باوجود اس کے کہ ہماری طرف سے کوئی باقاعدہ مشن تبلیغ کا کام نہین رہا ۔ بڑھ رہی ہے ۔ چنانچہ مین امیر المومنین کی ڈاک دیکھتا ہون تو کوئی دن خالی نہین جاتا جس مین کوئی نہ کوئی شخص یا گروہ بیعت نہ کرتا ہو اس بات کا کسی قدر التزام کیا گیا تھا کہ ایسے خطوط محفوظ رکھے جائین اور رجسٹر بیعت مین درج ہون چنانچہ ایک ہزار نئے بیعت کرنے والے اشخاص کا نام اسین درج ہے اس کے علاوہ کئی ایسے ہین جنہون نے خود حاضر ہو کر بیعت کی ۔ مگر یہ تجدید بیعت والے نہین پس ہمارے امیر کے ہاتھ پر کئی ہزار بیعت کر چکے ہین ۔ باوجود اِن واقعات کے پھر بھی یہ آواز کہ احمدی فرقہ کمزور ہو رہا ہے اور اسکی تعداد گھٹتی جاتی ہے ۔ اسم بامسمیٰ جہلم ہی کی تاریک گلیون سے نکل سکتی ہے ۔

قبل از وصال حبیب جس قدر مہاجرین یہان موجود تھے سکول مین بورڈنگ مین جس قدر لڑکے تھے دفاتر مین جتنے ملازم تھے ہر ایک مد کی جس قدر آمد تھی ۔ جس قدر خرچ تھا اب اس سے یقیناً بڑھ کر ہے اور یہ بات میگزین کے پچھلے صفحے کے ملاحظہ سے واضح ہے ۔ رامپور کے مباحثہ مین ہمین خدا کے فضل سے اخلاقی فتح حاصل ہوئی ۔ کلکتہ مین ہمارا مشن کامیاب ہوا ۔ اطراف ہندوستان مین خواجہ کمال الدین مفتی محمد صادق شیخ یعقوب علی شیخ غلام احمد حافظ غلام رسول صاحب جیسے واعظون [illegible] نے عام پبلک کو تسلیم کرا دیا ہے کہ دنیا مین اگر احمدی سچے مسلمان نہین تو پھر کوئی مسلمان نہین ۔

غیر مذاہب کے حملون کا دندان شکن جواب اگر کوئی دیسکتا ہے تو یہی فرقہ ۔ اور آجکل یون بھی دوسرے اسلامی مناظر ہماری ہی کتب سے مدد لیتے ہین اس پر بھی اگر کوئی ہمین کمزور کہے بے وسیلہ کہے تو مین اُسے کیا کہون سنو! دنیا کے مسلمانون مین سے ایک ہمارا ہی گروہ ہے جو ایک زندہ امام کی ماتحت اپنی ہر حرکت و سکون و قول و فعل ...... رکھے ہوئے ہے ۔

مدرسۃ البنات

گرل سکول کے بجٹ پر یہ سوال اٹھایا گیا ہے کہ جب یہ قادیان کی لڑکیون کے لئے ہے ۔ تو اس کا خرچ مقامی انجمن احمدیہ برداشت کرے

اس کا جو فیصلہ صدر انجمن احمدیہ اپنے کامل اجلاس میں بصدارت امیر المومنین کریگی وہی قطعی ہوگا - مگر مجھے اس پر ایک اصولی اعتراض ہے وہ یہ کہ اگر ہم قادیان کی تمام انسٹیٹیوشنوں کو مقامیت کا رنگ دینے لگے اور اس بات کی تمیز شروع کرینگے تو پھر بہت سی مشکلات پیش آئیں گی ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ دار الامان کی مسجدیں یا بعلوم دار الامان کے رہنے والوں کے کام آتی ہیں - ہم ان کی تعمیر کا چندہ کیوں دیں - دراصل مرکز کے ایک چھوٹے سے چھوٹے کارخانے کا تعلق بھی بیرونجات کی تمام افراد قوم سے یکساں ہوتا ہے - پس گو موجودہ صورت حالات میں کوئی سکول بباعث کام ابتدائی حالت میں ہونے کی وجہ سے مقامی معلوم ہو مگر ایک وقت آتا ہے کہ اس سے تمام قوم مستفید ہوگی اس لئے اس کے اخراجات کے لئے اس قسم کی تخصیص غالباً مفید نہیں ضرور تاہم بجائے تعلیم الاسلام کے چندہ وہی مقامی انجمنیں دیں

عبد الربّ

ہم مسلمانوں پر ہندؤوں کا یہ اعتراض متواتر چلا آتا ہے کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا اور اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے اگر جواب میں بارہا واقعات و آیات و احادیث کے ذریعے یہ ثابت کیا گیا ہے - کہ اسلام ایسے پاک مذہب کو جو فطرت انسانی کے مطابق ہے ہرگز اس بات کی ضرورت نہیں کہ جبر و اکراہ سے اس کی اشاعت کی جائے اس کے اصول ایسے عمدہ ہیں - کہ خود بخود ایک سعید الفطرت انسان کے دل نشین ہوئے جاتے ہیں - پس ہمیں اس ظاہری تلوار کی کیا ضرورت ہے - جب کہ روحانی تلوار خود بخود دلوں کی مملکت پر اپنا کام کر رہی ہے - ایسا ہی جب ہم مرتد کو خس کم جہاں پاک کہہ دیتے ہیں اور ہم سے خداوند گا عالم کا (جو دلوں کا پھیرنے والا ہے) پکا وعدہ ہے کہ وہ ایک کے بدلے ایک جماعت دیگا - جو خدا سے محبت کرنے والی ہوگی - تو ہمیں کیا حاجت ہے کہ کسی کے مرتد ہونے پر شور مچائیں - فساد کریں اور دوسروں کی ایذا دہی پر کمر باندھیں -

یہ صرف منہ سے کہنے کی باتیں نہیں بلکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اس کے صحابہ کرام نے اس پر عمل کر کے دکھایا - وہ کوئی لڑائی اس لئے نہیں لڑے کہ کسی کو بجبر و اکراہ مسلمان بنائیں بلکہ کئی برس آپ معہ اپنی غریب جماعت کے کامل تیرہ برس تک ظلم پر ظلم سہتے رہے - لیکن کبھی بھی انتقام کے لئے ہاتھ نہیں اٹھایا - بلکہ ہمیشہ صبر و استقامت دکھائی اگر کسی کو زیادہ ستایا گیا تو آپنے ہجرت کا مشورہ دیا اور یہ اجازت نہ دی کہ اپنے دشمن کا مقابلہ کرے یہ بالکل غلط ہے کہ ان میں تاب مقابلہ نہ تھی آخر مسلمان ہونے والوں کی رگوں میں بھی وہی عربی خون دوڑتا تھا - جو ان کے مخالفین کو

غیظ و غضب میں لاکر انہیں نا گفتنی حرکات کراتا تھا - آخر وہ بھی کسی بہادر باپ کے بیٹے کسی شجاع مرد میدان کے بھائی اور کسی دلاور ان کے جائے تھے اس صبر کو آپنے یہاں تک پہونچایا کہ آخر خود بھی راتوں رات وہاں سے چل دیئے گویا آپنے نہ چاہا کہ میری وجہ سے مکہ کے باشندوں میں تلوار چلے - لیکن ان شوریدہ پشتوں کو پھر بھی چین نہ آیا - وہ حبشہ تک صحابہ کے پیچھے دوڑے گئے اور ادھر مدینہ تک انہوں نے ریشہ دوانیاں شروع کیں اس حالت مجبوری میں دشمنان اسلام کا حملہ روکنے اور اپنا بچاؤ کرنے کے لئے آپ کو بدر - احد - احزاب - مکہ - کی لڑائیاں کرنی پڑیں - پھر آخر میں جیسا کہ ہر ایک مہذب دول کا طرز عمل ہے - عہد شکن لوگوں اور باغیوں کو سزا دی - سب سے آخری فتح جب آپ کو حاصل ہوئی - تو اس وقت آپنے اپنی نرمی - مہربانی رحم - عفو کا جو نمونہ دکھایا اسکی نظیر لانے سے تمام دنیا کی تاریخ عاجز ہے -

باوجود ان واقعات کے پھر بھی اگر کوئی زبان اعتراض کیلئے کھلے تو سخت قابل شرم بات ہے یہی طرز عمل - یہی طریق - اس احمدی فرقے اور اس کے امام کا رہے اور انشاء اللہ رہیگا مسیح موعود دنیا میں آکر اپنے عمل سے دکھا دیا کہ مسلمان بنانے کے لئے کسی جبر و اکراہ کی ہرگز ہرگز ضرورت نہیں اور آپنے اپنی تعلیم سے چار لاکھ اس پسند مومنین بنا کر اور آخری وقت میں پیغام صلح دے کر یہ ثابت کیا کہ ہم کہاں تک صلح کل ہو کر رہنا چاہتے ہیں آپنے اپنے مسلمان بھائیوں سے بہت سا دکھ اٹھایا لیکن باوجود صرف انہی کو یہ نہیں فرمایا ہے

لے دل تو نیز خاطر اینان نگہدار

آخر کنند دعوئے حُبِّ پیمبر م

بلکہ ہندؤوں کو بھی صلح کا پیغام دیا اور اعلان کیا کہ ہم تمہارے مذہبی لیڈروں کی تعظیم کرتے ہیں - ہم کرشن - رامچندر کو خدا کے برگزیدے مانتے ہیں اور انہیں راستباز جانتے ہیں اور محض اس لئے کہ دل آزاری نہ ہو ہم کثرت گاؤکشی کو ترک کرنے پر بھی آمادہ ہیں - چنانچہ اپنے امام کے اسی حکم کے تحت تمام منصف مزاج ہندو گواہی دے سکتے ہیں کہ ہم نے خود ان کے مذہب پر کوئی حملہ نہیں کیا بلکہ صرف اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے پر اکتفا کیا لیکن افسوس صد افسوس کہ باوجود اس درجہ نرمی اور صبر کے آریہ صاحبان نے ہمارے ساتھ وہ سلوک کیا جو ناگفتہ بہ ہے انہوں نے ہمیں گالیاں دیں - ہم نے صبر کیا - ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر (جو ہم کو اپنے مال و جان سے بڑھکر عزیز ہے) طرح طرح

کے عیب لگائے - ہمارے امہات المومنین کی نسبت بیہودہ خلاف تہذیب کہا کہ گو ہم میں کہ باوجود غیرت اور حمیت اور جوش کے اس کے مقابلہ میں ایک لفظ تک زبان پر نہ لائے بلکہ اپنی جماعت کے لوگوں میں سے اگر کوئی نا معلوم بول بھی پڑا تو اسے منع کیا اس لئے نہیں کہ ہم جواب نہیں دے سکتے اس لئے نہیں کہ ہمیں تمہارے عیب معلوم نہیں - اس لئے نہیں کہ ہم ڈرتے ہیں بلکہ محض اس لئے کہ ایک ملک میں رہنے والی دو قوموں میں فساد نہ ہو - کسی ہندو بھائی کا دل نہ دُکھے - چاہیئے تو یہ تھا کہ آپ لوگ بھی ایسا ہی سلوک کرتے مگر نہیں - زبانیں چھریوں سے زیادہ تیز ہو گئیں وہ وہ نیش زنیاں کیں کہ ہم بھڑوں اور بچھوؤں کے ڈنک بھول گئے - وہ وہ زہر اُگلے کہ سانپ اور سانپوں کے بچوں کی مجموعی قوت اتنا مادہ نہیں دکھا سکتی - دلوں میں کپٹ اور کینہ یہاں تک بڑھا کہ ایک دوسرے کی صورت دیکھنے تک کے روادار نہیں - تم نے ہمیں یہاں تک حقیر سمجھا - کہ ہماری صورت دیکھنے سے تم پر غسل واجب ہوگیا - جہاں ہمارا سایہ پڑا - تم وہاں سے سایہ کی طرح بھاگے - ہم اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑ کر سودا لینے تمہاری دکانوں پر گئے - روپیہ دینے کے لئے ہاتھ بڑھایا - تم نے روپیہ تو لے لیا مگر ہمیں پیچھے ہٹایا - کیتے تمہاری رسوئیوں میں مزے سے لیتے رہیں - کچھ پرواہ نہیں مگر ایک مسلمان کا سایہ بھی پڑ جائے - تو سب کچھ بھرشٹ ساری چیزیں ناپاک - باوجود اس جوش نفرت کے ہماری طرف سے یہ پیار رکھا اس قابل نہیں تھا کہ تم لوگ کم از کم اپنے اقوال سے اپنے افعال سے ہمیں دکھ نہ دیتے - دیکھو تم ہمارا خون تک پی گئے - مگر ہم میں کہ پھر اسی کشادہ پیشانی کے ساتھ تم سے ملتے ہیں - تم نے کئی بھولے بھالے مفلس مسلمانوں کو ہندو بنایا - مگر ہم نے اُف تک نہ کی لیکن تمہاری جماعت میں سے اگر ایک ہی ہماری طرف آیا - تو شور محشر بپا کر دیا کیا مردوں کا یہی حوصلہ ہوا کرتا ہے - تم لوگوں نے شدھی کے لئے علیحدہ محکمہ قائم کر رکھا ہے -

ہماری طرف سے کوئی باقاعدہ انتظام نہیں - تم لوگوں نے جب کسی بھولے جاہل مسلمان کو بھی ہندو بنا لیا ہوتا ہے - تو کئی اخباروں میں اشتہار دیتے ہو - اور ایسا ایسے دل گداز فقرے لکھتے ہو کہ خواہ مخواہ غصہ آتا ہے - پھر ایک پبلک جلسہ کرکے اطراف ہند کے آریہ اکٹھا کر کے اسے بزعم خود شدھ کرتے ہو اور اسلام اور بانی اسلام پر آوازے کستے ہو کیا ہماری طرف سے بھی کبھی کوئی ایسی ذلیل کوشش یا سبکی ہوئی ہے -

اسی عبدالرب ہی کے معاملہ کو لو۔ یہ ایک بالغ۔ عقیل و فہیم۔ تعلیم یافتہ ہندو جوان تہا وہ لائل پور کے ایک احمدی کارخانہ مین ملازم تہا۔ وہان وہ امن کے شاہزادے خدا کے برگزیدہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتابین پڑہتا رہا وہ ایک سعید روح تھی خدا کی رحمت نے اس کو اپنے آغوش مین لیا۔ نور ایمان اس کا رفیق راہ ہوا وہ ظلمات سے نکل کر نور مین آگیا۔ برضا و رغبت خود بلا کسی جبر و اکراہ۔ محض اپنے اصرار سے وہ دارالامان مین آیا سمندر مین ایک قطرہ آجائے تو وہ جوش مین نہین آتا اسی لحاظ سے امیرالمومنین نے شام کے وقت نماز کے بعد اس کی بیعت لی کوئی پبلک جلسہ نہین کیا گیا۔ کوئی لکچر نہین دیا گیا بلکہ یہان کے تمام احمدیون کو بہی جمع نہین کیا گیا وہی جو اتفاق سے نماز کے بعد بیٹھ گئے تھے۔ پہر اس کے بعد اخبارون مین خصوصیت سے اس کا کوئی ذکر نہین ہوا بلکہ کلام امیرالمومنین شائع کرنے کی غرض سے اس واقعہ کا بہی ضمناً ذکر ہو گیا۔ اس پر بھی ہندو بہائیون نے وہ شور اٹھایا وہ جوش دکہایا کہ الامان - لائل پور مین اس کارخانہ سے لین دین بند کر دیا۔ ایذا رسانی کے لئے قسم قسم کی تدبیرین کین اور ایسی حرکات کین کہ اگر امام کی تعلیم کا اثر نہ ہوتا تو فساد عظیم ہو سکتا۔ عبدالرب کا باپ یا چچا یہان آیا اُسے ملنے کی اجازت دیگئی۔ ہمارا کوئی محافظ اس کے ساتھ نہین رہا ہم نے اُسے بڑی فراخدلی سے کہدیا کہ وہ جہان چاہے رہے لیکن اس نیک سلوک مین ان ملکی بہائیون کی بدسلوکی کی انتہا ہو گئی۔

اب سوال تو یہ ہے کہ تم لوگ خود ہی یہ کہتے ہو۔ دین مین جبر و اکراہ حرام ہے اور تم نے خود بھی شدہی کا سلسلہ جاری کیا ہوا ہے اب اگر ایک شخص اپنی رضا و رغبت سے مسلمان ہوتا ہے تو تم گھبراتے کیون ہون۔ آخر تم نے بھی کئی مسلمانون کو ہندو بنایا ہے یا نہین اگر یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا اور جو سلوک تم نے کیا اسی طرح مسلمان کرنے لگے یعنے آپس مین لین دین بند کر دیا اور شور و شر مچا دیا۔ تو پھر کیا امن کی زندگی بسر ہو سکے گی۔ آخر تم نے بھی اس ہندوستان مین رہنا ہے اور ہم نے بہی اگر تم شدہی کے لئے باقاعدہ کوششین کر رہے ہو۔ تو جو لوگ بت پرستی اور شرک کی ظلمات سے نکل کر نور کی طرف خود بخود آتے ہین انکو بھی آنے دو۔ اور کسی بہولے بہالے مفلس و قلاش مسلمان کو کافر بنا لینے کا تمہین حق حاصل ہے تو کیا کسی سنجیدہ مزاج عاقل و دانا کو کفر کے گڑھے سے نکال لینے کا حق ہمین نہین ہے ضرور ہے پس تم انصاف کرو ہم تم سے انصاف کے امیدوار ہین ہم بدی کے مقابلہ مین بدی نہین کرتے۔ ہم دُکھ کے بدلے دُکھ نہین پہنچاتے ہمین نرمی اور صبر۔ تحمل اور سکون کی تعلیم دی گئی ہے تم بھی ایسا ہی کرو۔ اخیر مین مین ان مسلمان بہائیون کو مخاطب کرتا ہون کہ ہندوؤن کا یہ شور و شر اس نقطۂ خیال سے نہین کہ ایک ہندو احمدی ہو گیا۔ بلکہ محض اس لئے ہے کہ ایک ہندو مسلمان ہو گیا۔ آخر تم بھی مسلمان کہلاتے ہو کیا تمہاری غیرت گوارا کرتی ہے کہ ہماری مخالفت مین یہ یہ تدبیرین کی جائین اور تم خاموش بیٹھے رہو۔ میرا یہ مطلب نہین کہ تم بدی کے مقابلہ مین بدی کرو بلکہ مین تو یہ کہتا ہون کہ کچھ اپنے حفظ امن کا بندوبست کرو۔ کیا تم نہین چاہتے کہ دین اسلام پھیلے کیا تم نہین چاہتے کہ تیس کروڑ دیوتا کے پرستار ایک خدا کے ماننے والے ہون کیا تم نہین چاہتے کہ تمام جہان کے راستبازون کے سردار کے حلقہ بگوشون کی تعداد بڑہے کیا تم اس بات کی آرزو نہین رکھتے کہ دنیا شرک کی تاریک غارون سے نکل کر آفتاب صداقت کے نور سے منور ہو کیا تمہاری یہ تمنا نہین کہ تم ہی روئے زمین پر ایک زندہ قوم کہلاؤ اے میرے عزیز دوستو! کیا تمہارے دلون مین اس بات کی تڑپ نہین کہ اسلام کا بول بالا ہو اگر ہے تو پہر آؤ اپنی وہی اسلامی غیرت اپنا وہی اسلامی جوش امن اور صلح کے رنگ مین احمدیون کا ساتھ دیکر دکھاؤ۔ کیونکہ وہ جو خدا کے کامون مین مدد دیتے ہین۔ خدا ان کا ناصر و معین ہوتا ہے وہ جو خدا کے لئے ذلت اختیار کرتے ہین اخیر مین عزت پاتے ہین وہ جو خدا کی راہ مین اپنا غبار اڑاتے ہین ایک وقت آتا ہے کہ ان کا ذرہ ذرہ آسمان شہرت کا ستارہ بنے۔ وہ جو خدا کے خاطر اپنا گھر بار چھوڑتے ہین۔ ضرور ہے کہ اس سے بڑہکر مال و دولت کے وارث کئے جائین گے وہ جو اس فانی مال کو خدا کے نام پر خرچ کرتے ہین۔ لازوال دولت پائین گے اور وہ جو خدا کے کامون مین مرتے ہین۔ زندہ کئے جاوین گے۔

نغمۂ عرفان

بڑے ادب سے یہ عرض کرتا الٰہی تیری جناب مین ہون مَین

کہ نفس سرکش سے تنگ آیا اور اسکے ہاتھون عذاب مین ہون

کیا ہے فوج الم نے ڈیرا - بڑہا ہے حد سے گناہ میرا

الٰہی پھر بھی ہون بندہ تیرا۔ اگرچہ حالِ خراب مین ہون

جمال احمد مین کیا کشش ہے۔ کہ اسکی خاطر یہ کشمکش ہے

کوئی بھی ایسی میری روش ہے۔ کہ حاضر اس کی جناب مین ہون

وطن کے پیارو عزیز بھائی - قبول سب کی مجھے جدائی

ہے دھونی در پر ترے رمائی۔ مثالِ دلگیر باب مین ہون

کتابی چہرہ ہے یاد آتا - جو اپنے محبوب دلستان کا

دلِ حزین کا ہے یہ تقاضا۔ ہمیشہ شغل کتاب مین ہون

جو ساز مرزا نے آکے چھیڑا۔ تو سمجھا اسکو عبث بکھیڑا

یہ فہم تیرا؟ یہ ذوق تیرا؟ اور اسپہ مین ہی عتاب مین ہون

سماز مین ہے سرور ہیتک نہ پائے اسکو۔ کرے جو بک بک

"یہ وقتِ شاہی" کہے گا کب تک کہ شغلِ چنگ و رباب مین ہون

رضائے دلبر مین چاہتا ہون۔ فقط محبت نباہتا ہون مَین

نہ مین امید ثواب مین ہون۔ نہ مین خیال عقاب مین ہون

حضوری اس کی جسے ہو حاصل۔ یہ سخت مشکل ہے سخت مشکل

جہان فرشتون کے جلتے ہین پر۔ وہان پہ مین کس حساب مین ہون

جمال شمس و قمر کو دیکھا۔ تو مذا ربی زبان سے نکلا

مگر کسی نے مجھے پکارا۔ کہ مین تو ان کے حجاب مین ہون

نماز تیری نہین ہے بھاتی۔ کہ اس سے بوئے ریا ہے آتی

زکوٰۃ تیرا ہے کیا بناتی۔ جو دل کہے مین عذاب مین ہون

بنایا تونے درِ بہشتی۔ نہین یہ جنت کی راہ چشتی

تو کہہ رہا ہے ڈبو کے کشتی۔ کہ مین کنارِ حباب مین ہون

ہے بحث مذہب کی روز باقی۔ کہ صوفی ملّان ہین سب ماقی

تو جام بھر کر پلا او ساقی۔ کہ مین تو شغل شراب مین ہون

تمام چیزین جہان کی دیکھین۔ یہان کی دیکھین وہان کی دیکھین

نتیجہ آخر یہی نکالا کہ مین ہی سب کے جواب مین ہون

جگانے والے جگا چکے ہین۔ بہت سر اپنا کھپا چکے ہین

کچھ ایسا غافل ہوا ہون اکمل کہ مین بدستور خواب مین ہون

حقیقۃ الوحی یہ رسالہ ۴۴ صفحے کا ڈاکٹر اشرف خان صاحب (علی گڈھ) نے لکھا ہے۔ قیمت نامعلوم۔

ڈاکٹر صاحب نے آریون کے بعض اعتراضون ...... (قرآن ابتدا عالم مین اُترنا چاہیئے تہا اس مین قصے کیون ہین ناسخ منسوخ) کا معقول جواب دیا ہے اور وید کے طریق الہام کے نقص بتایا ہے۔ ماسوا اس کے یہ امید کہ آپنے وحی کی کچھ حقیقت بیان کی ہے صحیح نہین کیونکہ اسمین ڈاکٹر صاحب معذور ہین جب تک کسی پر وحی و الہام نہو۔ وہ جو کچھ بیان کریگا - اٹکل پچو ہی ہوگا۔ اس مضمون کو اس زمانے کے ملہم ربانی مرسل یزدانی احمد قادیانی کے سوا کوئی نہین جو پورے طور پر لکھ سکے - ڈاکٹر صاحب نے معراج کو ایک خواب بتایا ہے۔ یہ بھی ابھی کوچہ کی بیخبری کی وجہ سے ہے۔

نیوگ کی پولٹیکل فلاسفی - مولوی غلام رسول صاحب صدیقی گجرانوالہ

مختلف نوٹ

(نوشتہ ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیر اکونوی)

ہم تیار ہیں پرکاش لکھتا ہے کہ قرآن اور پالٹیکس کے متعلق "اب تک کسی اسلامی اخبار نے کچھ جواب نہیں دیا" ہم لالہ دینا ناتھ صاحب کو یقین دلاتے ہیں کہ جواب تو کیا آپ "آریہ سماج اور پالٹیکس پر" بھی دھیان دہار مضمون دیکھیں گے انشاءاللہ لالہ صاحب آپنے میور اور دوسرے متعصب عیسائی مورخین کی کاسہ لیسی کی ہے گھر سے کچھ نہیں لیا تو افشاں اور تم ملت واحد ہو - اسلام کی دشمنی دونوں کو ورثہ میں ملی ہے - احمدی تمہاری سرکوبی کیواسطے ہر وقت تیار ہیں صرف انتظار ہے کہ تمہارا خاتمہ کب ہوتا ہے - سردست آپ اور آپکے ہم مشرب ریویو آف ریلیجنز اردو اور انگریزی میں جو مضمون زیر عنوان اشاعت اسلام شائع ہو رہا ہے - ملاحظہ فرمادیں - ہاں ... دیانندی پالٹیکس (یعنی بگلا - خرگوش - چیتہ و شیر وغیرہ کا بہروپ بھرکر اور موقعہ پاکر دشمن کو دھوکہ دینا) سے قرآن کی تعلیم پاک اور بالاتر ہے -

(بدر) آپ ناحق تکلیف کرتے ہیں ان لوگوں کی غرض اگر احقاق حق کی ہوتی تو میں نے فیصلہ کی ایک نہایت آسان راہ پیش کی تھی کہ تم پالٹیکس کی تعریف کرو اس کے بعد یا تو ہم مان لیں گے کہ اسلام میں پالٹیکس ہے یا اس کی تردید کرینگے مگر آریہ لٹریچر کچھ ایسا خراب ہو گیا ہے کہ وہ کسی کو متانت و تہذیب کے ساتھ اب جواب دینے سے معذور ہو چلے ہیں جیسا کہ میں نے تجربہ کیا ہے کوئی پوچھتا ہے کہ انسان کی تعریف کیا ہے یہ انسان کی حقیقت سے بے خبر مختلف جنگلوں سے ادھر ادھر ہڈیاں اکٹھی کرکے دکھاتے ہیں اور کہتے ہیں سمجھے؟

سات مہاشے بڑے گھر میں ہمارے ناظرین دہلی کے بدزبان آریہ ہری سنگھ کی سزا کا حال پڑھ چکے ہیں اب فیروزآباد ضلع آگرہ میں آریوں نے اودھم مچا کیا اور اینٹ پتھر پھینکے - اب عدالت نے سات مہاشوں کو سردست ایک ماہ کے لئے بڑے گھر کی سیر کرائی ہے اور ۵۰۰ روپیہ فی کس جرمانہ کیا ہے - مسافر آگرہ کو مبارک! آریو! اسلام لاؤ - تہذیب سے کام لو -

مسافر بھول گیا مسافر آگرہ ۸ ستمبر لکھتا ہے (۱) پرماتمانے جو رب کا مالک اور خالق ہے ملک تبت میں چار رشی پیدا کئے (۲) بعدہٗ ان کی اولاد پیدا ہونی شروع ہوئی یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایک آریہ اخبار پرماتما کو مالک اور خالق ماننے کا اقرار کرتا ہے ہمارے خیال میں چونکہ آریہ اور دہریہ میں کوئی فرق نہیں اس لئے جس طرح دہریہ فطرت سے مجبور ہوکر کبھی خدا کا نام لے بیٹھتا ہے اسی طرح مسافر نے بھی بھول کر ایسا لکھدیا ہے ورنہ شدہ چیتن دیانند کے چیلوں سے یہ امید کہاں - ہاں پرماتما مالک و خالق تو اسلام نے ہی سکھا دیا ہے - البتہ میاں مسافر یہ بتلاتے جائے کہ ان چار رشیوں کے اولاد کیونکر پیدا ہونی شروع ہوگی - ہمارا قیاس ہو کہ پنڈت دیانند صاحب بقول منشی رام جگیاسو ارتھ ان کہ گئے اور چار رشی دو مرد اور دو عورتیں ہونگی یا انہیں مرد و عورت دونوں کے خواص ہوں گے -

داماد کی عزت ہمعصر راجپوت گزٹ حضرت جلال الدین اکبر شہنشاہ غازی کی نسبت لکھتا ہے "اکبر فتنہ انگیز زانی - حرامکار - بد اخلاق تھا - اکبر کی شرمناک بزدلانہ اور اخلاق سے گری ہوئی حکمت عملی اور چالبازی کا پردہ کھولدیا ہے جس سے باطن بادشاہ میں تیری بے دینی اور شرارت سے آگاہ ہو گئی ہوں - اللہ اللہ جس کو شوق سے لڑکیاں دیں جس نے غلام زادوں کو ہفت ہزاری اور دیوان تک کے عہدوں تک پہونچایا جس نے خوب سلوک کیا رحم کا خوب پاس کیا اور منصب و اشیاء کی یہ ہتک کی گورنمنٹ برطانیہ ان ساجھی بہادروں سے کیا امید رکھ سکتی ہے - لارڈ کرزن بہادر نے جھوٹ کی سند دراصل انہی سورماؤں کو دی تھی باقی ایشیا والے تو یونہی بدنام ہوتے -

لنگوٹ بند آدمی بنا دئے مسافر آگرہ کو اور خبط سوجھا ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے قدم کو منحوس ٹھہراتا ہے ہم اس کو ہوش میں لانے کے لئے بتلاتے ہیں کہ مولانا شبلی نعمانی نے پیسہ اخبار میں ایک مضمون ہندوستان کے تمدن پر اسلام کا اثر کے عنوان سے شائع کیا ہے جس میں آپنے ثابت فرمایا ہے کہ آریوں کے باپ دادا کے پاس دھوتی - ادھر و نجار لنگوٹہ - پتوں پر کھانا ننگے پاؤں پھرنا ہی تھا مسلمان آئے تو مفصلہ ذیل ترقیات ہوئیں (۱) درختوں کو پیوند لگایا گیا (۲) چودہ قسم کے بڑے بڑے اور مختلف چھوٹے خوشبودار میوہ دار مفید درخت لگائے گئے (۳) چودہ قسم کے پھول (۵) باغوں میں خیابان بندی وغیرہ (۶) ریشمی پارچات ۲۵ قسم (۷) سوتی ۱۷ قسم (۸) شال سات رنگ (۹) آرائش پارچات ۸ طرح کی (۱۰) ایکہزار کارخانجات شال لاہور میں (۱۱) بندوبست داقسام زمین (جو امیر فتح اللہ شیرازی کے مشورہ سے ہوا) (۱۲) افزائش نسل و ترقی حیوانات کے لئے سانڈ (۱۳) نئے جانور لائے گئے (۱۴) چڑیا گھر بنائے گئے (۱۵) آتشین گیند کل کی چکیاں اور عجیب و غریب حوض (۱۶) توپ کی مختلف قسمیں (۱۷) گھوڑے کا ساز ۱۲ قسم (۱۸) گھوڑوں کی تربیت کے لئے ۱۷ عہدیدار (۱۹) پہننے اوڑھنے کے کپڑے ۸۱ طرح کے (۲۰) انواع و اقسام کے کھانے زیورات اور آرائش لباس (۲۱) خس کی ٹٹی اور پانی کا شورہ سے ٹھنڈا کرنا (۲۲) لطیفہ گوئی اور فن مصوری (۲۳) روشن و ہوادار بلند مکانات وغیرہ - مسٹر لویدا نے لکھنؤ میں ایک لیکچر دیا تھا اور اس میں بتلایا تھا کہ انہی برکتیں ہیں - جو مسلمانوں کے وجہ سے ہند کو میسر آئی ہیں - میاں مسافر ہوش کرو - اور اب بتلاؤ کہ اسلام نے کیا کیا؟

مدینۃ المسیح جمعہ سے پہلا روزہ شروع ہے مسجد اقصیٰ میں حافظ روشن علی صاحب پہلی رات کو اور مسجد مبارک میں حافظ جمال احمد صاحب پچھلی رات تین بجے بادہ سوا پارہ قرآن سناتے ہیں - گویا قرآن سننے کے لئے تہجد کی نماز کو باجماعت پڑھ لیا جاتا ہے - میر ناصر نواب صاحب اپنے مجوزہ امور کے لئے چندہ جمع کرنے کے واسطے گجرات - گوجرانوالہ - لائل پور کی طرف تشریف لے گئے ہوئے ہیں -

نواب محمد علی خان صاحب مع اہل بیت کرانچی مالیرکوٹلہ معہ اپنے چلے گئے ہیں ناسازی طبیعت کی وجہ سے بحری آب و ہوا کی ضرورت تھی -

ایک رعایت ماہ رمضان المبارک میں میاں محمد نورالدین گجرات کی ضلع گجرات کو نام مد خواستیں بھیجنے والے ظہور المسیح بجائے چھ آنے کے ۳ میں لے سکتے ہیں -

براہین احمدیہ پھر موقعہ نہ ملے گا جس نے ۶/ پر منگوانی ہو جلد منگوالیں -

العزیز علمی ادبی ماہوار رسالہ سالانہ قیمت ۸/ علاوہ محصولڈاک تحقیق الادیان - دنیا کے مذاہب پر نظر - قیمت فی جلد ۸/ قاعدہ عربی - اس کے پڑھنے سے بچہ تین ماہ میں قرآن کریم کو پڑھ سکتا ہے قیمت ۲/ - قاعدہ اردو - جدید ترتیب - قیمت ۱/ معجون مجی - دافع نزلہ زکام - کھانسی نئی پرانی - سل - دق ہو یا بول قیمت چالیس خوراک ۱/ - المشتہر منیجر العزیز بٹالہ - گورداسپور

خطبہ نکاح ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل لاہور میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اس کے قرب و جوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو -

دفتر اخبار سے خرید کرو

شہادت الفرقان - مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب - تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب - قیمت ۲ر

معیار الصادقین - راستبازون کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت - قیمت ۳ر

ظہور المسیح - اکثر مخالف کتابون کے اعتراضون کے جوابات - وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح - آیتہ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے - قیمت ۴ر

البرہان الصحیح - پنجابی نظم مین دلچسپ - قیمت ار

چشمہ مسیحی - حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہین نہین ملتی - قیمت ۳ر

آئینہ صداقت - حضرت اقدس کی وفات پر نہائت عجیب رسالہ - قیمت ۲ر

مبادی الصرف - صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ - تصنیف امیر المومنین - قیمت ۲ر

شری نہہ کلنک درشن - حضرت مسیح موعود شری نہہ کلنک اوتار تھے اس کا ثبوت ۸ر

کرشن لیلا - لیکھرام کی ہلاکت - قیمت ۸ر

سیر پرند - تمام شکار کے پرندون کے صحیح معلومات کا ذریعہ با تصویر قیمت عہ بجائے چار کے -

الاستخلاف - شیعون کا رد - قرآنی آیات سے ایک نئی طرز مین قیمت ۳ر

مصدقہ و مجربہ حضرت خلیفۃ المسیح

مفرح یاقوتی

طاقت دینے والی دواؤن مین مشہور دوا ہیں

یاقوت - مرجان - مروارید - کہربا - کستوری - جدوار - فولاد - زعفران - ریگ ماہی اور سونا ملا کر یہ مفرح بنی ہے - دل و دماغ اور روح کو تازہ کرتی ہے - جسم کے مادون کی مصفی دماغ - نخاع اعصاب اور قلب کو طاقت بخشنے کی یہ مفرح خاص دعویٰ رکھتی ہے جن لوگون کو بہت سخت دماغی محنت کرنی پڑتی ہے - ان کی صحت کو قائم رکھتی اور طاقت کو بڑہاتی ہے - فی زمانہ بے اعتدالیون کی وجہ سے جو نقص پیدا ہو رہے ہین ان کی اصلاح کے لئے یہ مفرح بے نظیر طور پر مؤثر اور بارہا آزمودہ ہے دماغی اور اعصابی طاقتون کی پرورش کرنے مین اپنی آپ نظیر ہے - قیمت فی ڈبیہ (۵ تولہ وزن) چار روپے (للعہ)

المشتہر حکیم محمد حسین موجد مفرح یاقوتی مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ نولکھا

⁂ لاہور ⁂

نصف قیمت اور دو ماہ کی مہلت

عاشقان کلام آلہی و خریداران کتب دینیہ کے لئے یہ اطلاع بیحد مسرت کا باعث ہوگی کہ ہم نے مندرجہ ذیل حمائلون کی قیمت یکم ستمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۴ شعبان ۱۳۲۷ھ سے ۳۰ - اکتوبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۵ - شوال ۱۳۲۷ھ تک نصف کردی ہے میعاد مقررہ کے بعد دوگنی یعنی اصلی قیمت لیجائیگی پس مسلمانون کو چاہیئے کہ اس نعمت غیر مترقبہ سے محروم نہ رہین - (حمائل شریف معرا) نہائت خوبصورت جیبی سائز مجلد مصری کاغذ قیمت اصلی عہ رعایتی ۹ر سفید کاغذ عہ رعایتی ۸ر (حمائل شریف مترجم اُردو) نہائت صحیح خوشخط ہشت مہر مجلد اصلی قیمت عا رعایتی عہ - (حمائل شریف مترجم اردو) یہ ایک بے نظیر حمائل شریف ہے ایک طرف اصل قرآن شریف اور ایک طرف ترجمہ نہائت خوشخط مجلد - قیمت اصلی ع۱۲ - رعایتی عہ (حمائل شریف مترجم فارسی) صحیح چھپائی کاغذ اعلےٰ درجہ کا - ہر فارسی دان کے لئے یہ لاجواب تحفہ ہے قیمت اصلی للعہ رعایتی عا -

ایک نیا حافظ قرآن شریف یا فہرست الفاظ الفرقان مکو

بعض اوقات عوام الناس اور خصوصاً اچھے اچھے حفاظ بھی اس تجسس اور تلاش مین پریشان ہوجاتے ہین کہ فلان آیتہ قرآن شریف کے کس پارہ اور کس رکوع اور کس سورہ مین واقع ہے اور گھنٹون قرآن شریف کی ورق گردانی کرنی پڑتی ہے اور سب سے مشکل یہ تہا کہ فلان لفظ کس رکوع مین واقع ہے بس ان تمام دقتون اور تکلیفون کو رفع کرنے کے لئے ہم نے ایک کتاب مسمٰی بہ نجوم الفرقان جدید لتخریج آیات القرآن المجید نہایت صحت و صفائی و بصرف زر کثیر طبع کرائی ہے گو اس سے قبل ایک کتاب بنام نجوم الفرقان مصنفہ ملا مصطفےٰ چھپی تھی لیکن وہ سخت مشکل اور مجموعہ اغلاط تھی اس لئے ہمارے کتب خانے نے محض بہ نیت حصول ثواب اور خدمت دین اسلام اس کو عام فہم اور آسان کر دیا ہے پس ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ مسلمان کا فرض ہے کہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم نہ رہے اس کتاب کی خریداری گویا ہمیشہ کیلئے کسی حافظ قرآن شریف کو مول لے لینا ہے قیمت عہ رعایتی ۱۲ار -

سنن ابی داؤد معہ شرح عون الودود قیمت اصلی ۴ہ رعایتی للعہ

تاریخ اسپین - قیمت اصلی ۳ہ رعایتی عہ

تفسیر عزیزی جلد اول قیمت ۶ رعایتی عہ

ایضاً پارہ تبارک - قیمت اصلی عہ - رعایتی ۹ر

ایضاً پارہ عم - قیمت اصلی عہ رعایتی ۸ر

کبیری شرح منیۃ المصلی - قیمت اصلی عا رعایتی عہ

تاریخ الخلفاء عربی قیمت اصلی عہ رعایتی ۹ر

درخواستین بنام شیخ محمد عبداللہ ابن مولوی فقیر اللہ صاحب تاجر کتب لاہور محلہ سادھوان

نوٹ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا - اور اخبار کا حوالہ ضرور دین -

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتون مین سے آنکھین بڑی چیز ہین اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہوگئے ہین کہ عام طور پر لوگ آنکھون کی بیماریون مین مبتلا ہین - نوجوانون کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہین - اور ضعف نظر کی عام شکائت ہے اس لئے مین نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے - اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود نے تصدیق فرمائی ہے حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ برین حضرۃ خلیفۃ المسیح حکیم مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بھی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ممیرا ہے اور ممیرا حاصل کرنے کے بعد مین نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخے کو آپ کی ہدائت کے موافق ترکیب دیکر طیار کئے ہین اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہون اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہین اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے -

قیمت سرمہ قسم اول ۶ - دوم عہ - سوم عہ - فی تولہ -

قیمت ممیرا قسم اول عہ جسکو لوگ اڑہائی سو روپیہ فی تولہ پر فروخت کرتے ہین - قسم دوم - تے - اگر اصلی نہ ہو - تو واپس کر کے قیمت لے لو -

علاوہ ازین میرے پاس ہر قسم کی لنگی پشاوری - زری ریشمی - سادہ سوتی - زرد - سیاہ - بادامی - مشہدی - افسری و سفید ٹکہ ٹسری (جس کو لوگ ریشمی کہتے ہین) وغیرہ دو روپیہ سے لیکر ع۵ روپے تک کی موجود ہین - اور کلاہ و ٹوپی - رومی - زری - سادہ ہر قسم میرے پاس موجود ہے جو چیز پسند نہ ہو - معقول وجہ بیان کرنے پر خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہے - خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا -

المشتہر

احمد نور - کابلی - مہاجر از قادیان

ضلع گورداسپور پنجاب -

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ ہشتم

(سورۃ انعام)

مورخہ ۲۸ - جولائی ۱۹۰۹ء رکوع نمبر ۱

۱ - انسان تیز دریا بہتا دیکھ کر دوڑتا چلا آئے کہ اس سے پار نکل جاؤں تو وہ بیوقوف ہے۔

۲ - کسی شخص نے مرغے کو باز دپھڑپھڑا کر اذان دیتے دیکھا کہا میرے سامنے اکڑتا ہے۔ مین بھی ایسا کرون گا۔ پھر مرغا ایک دیوار سے دوسری دیوار پر چلا گیا اس نے بھی زقند لگائی۔ تو گر پڑا اور مرگیا۔ یہ حد سے بڑھنے کا نتیجہ ہے۔

۳ - قرآن نے مثال دی ہے کہ ایک شخص دور سے کلر دیکھ کے اسے پانی سمجھا پانی پینے دوڑا جب وہان تک پہونچا تو کچھ بھی نہ پایا بلکہ پیاس اور بھی بڑھی۔ دیکھو پارہ ۱۸ - الذین کفروا اعمالہم کسراب بقیعۃ یحسبہ الظمآن ماءً - الآیۃ۔ بعض لوگ غلطی سے جو چیز مفید نہیں اسے مفید سمجھتے ہین اور سفت کی شیخیان بگھارتے ہین - جیسے مسلمان آگے قلعہ فتح کرنے پر ناز کرتے تھے اب بعض ایسے ہین کہ کسی عورت سے ناجائز تعلق مین کامیاب ہون - تو کہتے ہین ہم نے قلعہ فتح کر لیا۔

۴ - بد دیانتی یہان تک بڑھی ہے، کہ جو معمار ہین وہ جان بوجھ کر عمارت ناقص بناتے ہین پوچھو تو کہتے ہین ہمارا کام کس طرح چلے اور پھر ہمین کون بلائے - حالانکہ ایسے لوگ ہمیشہ غریب رہتے ہین - غرض انسان جس راہ پر اپنے تئین ڈال لے اسی کے موافق نتیجہ نکلتا ہے دیکھو حق کو نہ ماننے کا نتیجہ یہ نکلا - کہ

نقلب افئدتہم وابصارہم - سمجھ بھی اُلٹی ہوگئی اور حق کے بیانہ رہے پھر بڑھتے بڑھتے سرکشی مین بھکتا رہتا ہے۔

لو اننا نزلنا الیہم الملائکۃ - یہان تک کہ اگر فرشتے بھی اُترین - موتیٰ کلام کرین تو بھی نہ مانین - بڑے بڑے بدکارون کو بدی کرتے کرتے نیکی کا خیال اُٹھتا ہے یا کسی وقت ان کے دلون مین بھی نیکی کی تحریک ہوتی ہے اور پھر باوجود اس کے نزول ملائکہ .... نہین مانتے۔

کلمہم الموتی - یہ بھی اکثر لوگون کو اتفاق ہوتا ہے - کہ خواب مین کچھ ہدایت ہوتی ہے مردہ کچھ ان کو بتاتا ہے مگر پھر بھی نہین مانتے۔

حشرنا علیہم کل شیءٍ - ہر بدکار کو کسی نہ کسی سزا کے نیچے دیکھتے ہین مگر پھر بھی عبرت نہین پکڑتے

وکذلک جعلنا - ایسے ہی بدکار لوگ پھر بڑھتے بڑھتے انبیاء کے انکار پر کمر باندھ لیتے ہین۔

شیاطین الانس والجن - بعض اپنے تئین ظاہر طور پر مقابل کہتے ہین - بعض چھپے رہتے ہین - اور خبیث روحون کا ان سے تعلق ہو جاتا ہے۔

زخرف القول - ملمع سازی کی باتین۔

انزل الیکم الکتاب - بدکاریون کے علم کے لئے فرماتا ہے کہ اس کی کتاب کی طرف توجہ کرو مفصلاً - جسمین نیکی بدی کی تفصیل جدا جدا دی ہے۔

الا الظن - اکثر لوگ اپنی اٹکل بازی سے نیکی بدی کی تشریح کرتے ہین اور یہ بالکل غلط ہے۔

مورخہ ۲۹ - جولائی ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۱ و رکوع ۲)

فکلوا - جس طرح ایک جانور خاموش مالک کے آگے گردن رکھ دیتا ہے - اسی طرح مومن کو چاہیے کہ وہ اپنے مولیٰ کے آگے سر رکھ دے چونکہ جانور پر مولیٰ کا نام لیا جاتا ہے اس لئے اسکے اس ذبح مین ایک تعلیم حاصل کرنا چاہیئے۔

حرمت کے چار قاعدے ہین - ایک وہ حرام ہے جو انسان کی جان کو ہلاک کر دے مثلاً مُردار

دوم - وہ جو اخلاق مین شہوت و غضب کو بڑھائے - مثلاً سور

سوم - وہ جو طبعی قوتون کو برباد کرے مثلاً لہو جسکی زہر تشنج - استرخاء پیدا کرتی ہے جو قوتین مردار خون سور غیر اللہ نام کا استعمال کرتی ہین - ان مین آلہیات کے سمجھنے کی قوت نہین رہتی۔

وذروا ظاہر الاثم وباطنہ - گناہ دو قسم کے ہین - ایک ظاہر کسی کا مال چرا لیا دکھ دے دیا - جھوٹ بول لیا - ایک باطن یعنے مخفی گناہ - مثلاً کینہ - بغض - حسد - تکبر دوسرے کی تحقیر - حرص - کفر - بعض لوگ خدا کے منکر ہین بعض منکر نہین - مگر مان کر پروا نہین کرتے - بعض اس خدا کے برابر کسی اور کو بھی قرار دیتے ہین - اور مثال دیتے ہین کہ جیسے بادشاہ کے پاس بغیر وزیر نہین جا سکتے ویسے ہی خدا کے حضور بجز وساطت نہین جا سکتے - یہ مثال غلط ہے کیونکہ بادشاہ بوجہ بشریت و عدم اطلاع معذور ہے مگر خدا تو سب کی سُنتا ہے - چھت کے لئے بے شک سیڑھی کی ضرورت ہے - مگر خدا تو اقرب سے اقرب ہے۔

ان الذین یکسبون - اب عام اصول بتلاتا ہے کہ جو گناہ کرے اس کے نتائج ضرور بھگتیگا - جن لذتون کے لئے گناہ کا ارتکاب کرتا ہے وہی اس کے لئے وبال جان بن جاتی ہین۔ ..... اگر اللہ تعالیٰ عفو نہ کرے۔

لیجادلوکم - مثلاً چوہڑے کہتے ہین کہ خدا کی ماری حرام اور تمہاری ذبح کی ہوئی حلال - حالانکہ یہ ان کی غلطی ہے - ایک محبوب کے نام پر کشتہ ہے۔

میتاً - اخرجکم من بطون امہاتکم لا تعلمون شیئاً - مین اس کی تفسیر ہے۔

جب تک انسان خدا کی فرمان برداری کی تہ کو نہین پہنچتا - مردار ہی ہوتا ہے - لیکن جون جون خدا کی عظمت و جبروت کو سمجھتا ہے زندہ ہوتا جاتا ہے۔

جعلنا لہ نوراً یمشی بہ فی الناس	عقل و سمجھ و سچائی و کتاب الٰہی کا علم - لوگون مین بھی اس کا ذکر کرتا ہے - ایسے بھی لوگ ہین - جو افراد قوم - ملک کی بہتری تو کجا اپنی بہتری کو بھی نہین سمجھتے - ماموروں کی طرح زندگی بسر کرتے ہین۔
فی الظلمٰت	

لیس بخارج منہا۔ ہر روز ضرور سوچو کہ بہ نسبت کل کے تم نے خدا سے نزدیک ہونے یا مخلوق پر شفقت کرنے مین کیا ترقی کی تا سمجھ آئے کہ ظلمات سے نور مین یعنے بے تمیزی سے تمیز مین کہان تک پہونچے۔ رسول کریم نے فرمایا ہے کہ من استوٰی یوماہ فھو مغبون۔

پس تم ضرور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہو۔ اور ایک پہچان "ہبوت" کی بتلائی ہے۔ وہ یہ کہ اکابر جو ہوتے ہین وہ انبیاء سے قطع تعلق کرنے والے ہوتے ہین۔ تم خدا کی بڑائی کے لئے وعظ کرو۔ امیر تمہارے بھی دشمن ہوجاوین گے۔

میرے سامنے کسی نے سوال کیا۔ کیشب۔ دیانند۔ سرسید۔ مرزا صاحب۔ چارون اصلاح کے مدعی ہین۔ ان مین کیا فرق ہے۔ مین نے کہا یہی کہ اکابر صرف مرزا صاحب کے دشمن ہین۔

حتیٰ نوتیٰ۔ ہم کو بھی الہام ہو۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے زمیندار مالگزاری وصول کرنے والے کو کہے اگر بادشاہ نے یہ روپیہ لینا ہے تو وہ خود کیون میرے گھر نہین آتا

مورخہ ۳۱۔ جولائی ۹ سنہ ء

(بقیہ رکوع نمبر ۲)

۱۔ اللہ تعالیٰ دلون کی پہچان کا ذکر کرتا ہے۔ (۲) بعض صحبتین۔ مکان۔ دوست ایسے ہوتے ہین۔ کہ ان سے تعلق بدی کی طرف رغبت دلاتا ہے۔ (۳) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مجلس مین ستر بار سے زیادہ استغفار فرماتے تھے تاکہ قلب پر رین تک بھی نہ آئے۔ (۴) استغفار بہت ضروری ہے ورنہ رین پڑھتے پڑھتے ختم۔ قفل تک نوبت پہنچتی ہے۔ (۵) جو لوگ ہدایت پانے کے قابل ہوتے ہین وہ حق بات کے ماننے کے لئے ہر وقت بشرح صدر تیار ہوتے ہین۔ جیسے ابراہیم نے اسلم کے جواب مین اسلمت کہا۔

حرجاً فی السماء۔ پہاڑ مین ڈھلوان۔ تنگ راستہ خاردار جھاڑیون سے پُر۔ پھر اس مین بلندی پر چڑھنا پڑے۔ تو تکلیف ہوتی ہے۔ ایسے ہی اس آدمی کا حال ہے۔

لایومنون۔ اضلال کن کا ہوتا ہے۔ جن کا سینہ حق بات کے ماننے سے تنگی کرے۔

یذکرون (آیتین کو دن امری) لھم دار السلام۔ احکام الٰہی کے ماننے کا فائدہ یہ ہے کہ ان کو دنیا مین قبر مین۔ قیامت مین۔ پلصراط مین۔ جنت مین سلامتی کا گھر ملتا ہے۔ پھر خدا اس مومن کا والی ہوجاتا ہے۔

ھو ولیھم۔ ایسے مومن پر خواہ کس قدر مصیبتین آئین۔ وہ سلامتی کے ساتھ نکل جاتا ہے وہ ظلمات سے بتدریج نکلتا رہتا ہے۔ کئی قسم کی ظلمتین ہین۔ (۱) ظلمت جہل (۲) ظلمت رسم وعادت (۳) ظلمت حُب (حبک الشی یعمی ویصم) (۴) ظلمت افلاس و دولت۔ (۵) ظلمت مجلس (۶) ظلمت شرک وجس نے عیسائیون کی عقل دین کے بارے مین باوجود اس درجہ ترقی صنعت وحرفت کے ماردی ہے)

ربنا استمتع بعضنا ببعض۔ امرا سے روپے لئے۔ غریبون نے اس کے معاوضے مین ان کے کام کئے۔

یکم۔ اگست ۱۹۰۹ سنہ ء

(رکوع نمبر ۳)

انسان مین دو قسم کے قوے ہین۔ ایک جن پر مقدرت ہے انسان کو۔ دوم جن پر کوئی مقدرت نہین۔

پہلی قسم کے متعلق شریعت ہے۔ دوسری کے متعلق ہرگز نہین اگر کوئی شریعت اس کے بارے مین حکم دے تو وہ شریعت جھوٹی ہے۔ دیکھ لو۔ رنگ قد۔ اندرونی پٹھون ہڈیون کے بارے مین کسی شریعت حقہ نے حکم نہین دیا۔ ہان مشرک قومون نے ایسے مسئلے گھڑے ہین۔ مثلاً عیسائی کہتے ہین "تین خدا ہین مگر ایک ہے"۔ اس بات کو کوئی انسانی عقل باور نہین کرسکتی۔ بت مین منتر پڑھنے کے بعد خدا آجانے کا مسئلہ بھی ایسا ہی ہے۔

زبان دونون قسم کے قویٰ کا مظہر ہے۔ کڑوے کو میٹھا نہ کہیگی مگر خدا کو گالیان دلوالو۔ اسی آخری قدرت وتصرف کے متعلق اصلاح کے لئے اللہ رسول بھیجتا ہے۔ چنانچہ اس رکوع مین جن وانس۔ امراء اور غرباء دونون کو مخاطب کرتا ہے۔

رسل منکم۔ تم ہی مین سے رسول ہوئے۔ انبیاء امراء بھی ہوئے ہین۔ جیسے سلیمان غرباء بھی۔ جیسے یحییٰ علیہ السلام۔

برہمو سلسلۂ رسالت کے منکر ہین وہ تمام انبیاء کو مفتری قرار دیتے ہین اور ان کا عقیدہ ہے کہ انبیاء نے یہ کہنے مین کہ ہمین خدا سے وحی ہوئی ہے۔ دروغ مصلحت آمیز سے کام لیا ہے۔ پھر وہ ملائکہ کے منکر ہین۔ نہایت لطیف پیرایہ مین اس اعتقاد کو انہون نے شرک عظیم قرار دیا ہے۔ گویا تمام قسم کی نیکی کی تحریکون کے مخالف ہین۔

غرتھم الحیوٰۃ الدنیا۔ دنیا نے ان کو بڑا دھوکہ دیا ہے۔ بچہ پیدا ہوتے ہی کھانا طلب کرتا ہے۔ پھر اس مین غضب پیدا ہوتا ہے۔ پھر حرص۔ چنانچہ ایک پستان چوستا دوسرے پر ہاتھ رکھتا ہے اور اپنے دوسرے بھائی سے بیر پیدا کرلیتا ہے۔ پھر غضب کے ساتھ ساتھ حب بھی بڑھتی جاتی ہے۔ یہ سب قوت بہیمی کے کرشمے ہین۔ پھر شہوت مین ترقی ہوتی ہے۔ جس کا نتیجہ ہم نوجوانون کے ہر روز آنیوالے خطوط مین پڑھ رہے ہین۔

غرض کھانا۔ پینا۔ بغض۔ عداوت۔ حُب۔ شہوت۔ حرص تو پہلے قبضہ جمالیتے ہین اور انبیاء کی تعلیم اور عقل بعد مین آتی ہے۔ پھر یورپ۔ امریکہ کے لئے تو اور بھی مشکل ہے وہ جب ہوش سنبھالتے ہین اور دیکھتے ہین کہ کسی انسان کو خدا بنایا گیا ہے تو وہ ایسے لغو عقیدے کو دیکھ انہین ہوش آتے ہی کہ ایک لغو اور جھوٹی چیز خیال کرتے ہین کیونکہ ان کے سامنے توحید کی پاک تعلیم نہین آئی۔ پھر موجودہ ساز وسامان رہائش کچھ کم غافل کرنے والا نہین۔

غافلون۔ جب تک خدا کی طرف سے غافلون کو خبردار کرنے والا آنہ جائے۔ عذاب نہین آتا۔

ان یشاء یذہبکم چاہین تو کسی قوم کو تباہ کردین۔

یستخلف۔ ایک قوم چلی جاتی ہے۔ دوسری قوم اس کی جانشین ہوتی ہے ان کا بٹا خلیفہ کہلاتا ہے۔ آدم کی خلافت کے مسئلے پر اس آیت سے روشنی پڑتی ہے) جس پر اللہ اپنے اوامر ونواہی بھیجتا ہے۔

مکانتکم۔ اپنی پوری طاقت پورے زور سے کام کرو۔ پھر دیکھو انجام بخیر کس کا ہوتا ہے۔ ایک طرف ایک بےکس کس مپرس انسان ہے۔ دوسری طرف تمام امراء ورؤساء پھر

دیکھو کس تحدی سے کہا جاتا ہے تم پورا زور لگالو۔ یہ نبی کی نبوت کی صداقت کا ثبوت ہے۔

مورخہ ۲۔ اگست سنہ ۱۹ء

(بقیہ رکوع ۳)

وجعلوا للہ ۔ جو لوگ شریعت کی پروا نہین کرتے انہین بھی کسی نہ کسی اصل یا رسم پر چلنا ہی پڑتا ہے۔ پس انسان کیون شریعت کا پابند نہو۔ جسکی پابندی مثمر ثمرات کثیرہ و برکات متعددہ ہے۔

ایک شخص کو جو قرآنی احکام کی تعمیل کو بہت بھاری سمجھتا تھا۔ مین نے قائل کیا۔ کہ تم جس سررشتہ کے ملازم ہو اس کے پھر میونسپلٹی کے قوانین کے پھر گورنمنٹ کے قوانین کے ماتحت ہو۔ کیا ان سب کا حجم قرآن سے زیادہ نہین اس پر اس نے اپنی غلطی تسلیم کر لی۔ ورنہ مین نے اسے کہنا تھا۔ تم نیچر کے ذرے ذرے کے قوانین کے ماتحت ہو۔ قرآن کریم نے کیا لطیف فرمایا ہے۔ ان تنفذوا من اقطار السموٰت والارض فانفذوا۔ لا تنفذون الا بسلطٰن۔

غرض جو لوگ شریعت کو چھوڑتے ہین۔ وہ اس سے دوچند سہ چند رسوم کی مشکلات مین پھنستے ہین اور دکھ اٹھاتے ہین۔

وجعلوا للہ۔ دیکھئے زکوٰۃ نہ دی۔ تو کس گمراہی مین پڑے

لشرکائنا۔ ہمارے قرار دادہ یا خدا فرماتا ہے ہمارے شرکا۔

یصل الی شرکائہم۔ خدا کا حصہ بھی انہی ہمنشون کو دیدیا جاتا ہے۔

قتل اولادہم۔ ہندؤن مین ایسے کئی معاملات ہوتے ہین۔ ایک مہنت آیا ہے اور اس نے کہا ہے۔ کہ ہم ماس کہاتے ہین اور ماس ہی تمہارے بیٹے کا۔ شرط یہ ہے۔ کہ قیمہ بناتے ہوئے خوشی کے گیت گاؤ۔ اس پر معتقدین نے ایسا کیا ہے۔ پھر تم نے سنا ہوگا کہ یہ فلان بزرگ کا توشہ ہے اس مین فلان فلان آدمی شریک نہین ہو سکتے

لا یذکرون اسم اللہ علیہا۔ بلکہ جے دیوی کہتے ہین۔

مورخہ ۳۔ اگست سنہ ۱۹ء

(رکوع ۴ و ۵)

معروشٰت ۔ چھتری والے جیسے انگور کی بیل۔ گلو کی بیل۔

غیر معروشٰت ۔ جن کی بیل نہین ہوتی۔ مثلاً گلاب۔ چنبیلی۔ انب۔ سنگترہ۔ کھجور۔

مختلفًا اکلہٗ ۔ چاول کا مزہ اور ہوتا ہے۔ باجرے اور مکی کا اور۔

والزیتون ۔ مثلاً بادام۔ اخروٹ اور چکنائی والے درخت۔

لا تسرفوا ۔ خطاکاری مت کرو۔ یعنی کمانا اور کھانا۔ مگر بھوکون کا خیال نہ کرنا۔

حمولۃً ۔ لادو جانور (۱) جو سواری کے قابل ہین (۲) باربرداری کے لائق (۳) ہل جوتنے یا کنؤان چلانے کے لئے۔

فرشًا ۔ وہ جانور جو چلے اور زمین کو لگے۔ مثلاً بھیڑ بکری۔ خرگوش

علی طاعم یطعمہ ۔ شرفاء مین جو کھائی جاتی ہین ان مین کوئی حرام نہین سوائے ......

دمًا مسفوحًا ۔ خون ہر ایک عضو کو ہلاک کرتا ہے اور اس مین زہر ہوتی ہے۔

لحم الخنزیر ۔ کیونکہ اس سے شہوت۔ غضب۔ الٰہیات سے دوری ہوتی ہے خنزیر خور قومون کو دیکھ لو۔

مورخہ ۴۔ اگست سنہ ۱۹ء

(رکوع ۵)

جزینٰہم ببغیہم ۔ جس طرح بیمار انسان کو بعض پرہیزین بتائی جاتی ہین اور وہ وقتی بات ہوتی ہے۔ اسی طرح سے یہودی قوم پر ایک وقت وہ تمام چیزین حرام کردی تہین جن کے ناخن تھے اور منجملہ ان کے اونٹ بھی تھا۔ اور ان کی چربیان سوائے پیٹھ کی چربی کے۔ یا جو انتڑیون سے ملی ہوئی ہو یا ہڈی سے لگی ہوئی۔ یہ سب مناہی صرف وقتی تھی۔

سیقول الذین اشرکوا لو شاء اللہ ما اشرکنا الخ ۔ اس اعتراض کے مفصلہ ذیل جواب دئے ہین۔ (۱) اشرکوا کہا (۲) کذب الذین من قبلہم (۳) ذاقوا باسنا (۴) فلو شاء لہدٰکم اجمعین (۵) ہلم شہداءکم الذین یشہدون (۶) لا یؤمنون بالاٰخرۃ (۷) وہم بربہم یعدلون۔

قل ہل عندکم من علم ۔ یعنی کبھی اللہ تعالےٰ نے اپنی طاقت سے تمہین کان سے پکڑ کر نیکی سے روکا ہے۔ یا بدی کی طرف چلایا ہے۔ اگر ایسی بات ہے۔ تو ثبوت پیش کرو۔

۵۔ اگست سنہ ۱۹ء

(رکوع نمبر ۶)

دنیا مین دو قسم کے لوگ ہین۔ اول جو دوسرے لوگون کی تجارت سے فائدہ اٹھاتے ہین اور ان کی باتون کو مانتے ہین۔ دوم وہ جو اپنے تجربے اور اپنی باتون پر عمل کرتے ہیں۔ عقلمندی کا کام یہ ہے۔ کہ جو صداقتین دنیا مین تسلیم ہوئی ہین۔ ان کو مان لین۔ پس انبیاء علیہم السلام کی کتابون سے (جو صداقتون اور تجربون کا مجموعہ ہین) ضرور فائدہ اُٹھاؤ۔

الا تشرکوا بہ شیئًا ۔ شرک چار قسم ہے (۱) شرک فی الذات (۲) شرک فی الصفات۔ (۳) شرک فی الافعال (۴) شرک فی التعظیم۔ یہ چوتھا شرک عام ہے۔

ولا تقتلوا اولادکم ۔ (۱) ایسی دوا کھانا کہ حمل گر جائے (۲) دختر کشی (۳) اولاد کی پروا نہ کرنا۔

ما ظہر منہا ۔ زنا۔ چوری۔ ڈاکہ۔ گالیان۔

وما بطن ۔ کینہ کپٹ۔ بغض۔

لا نکلف اللہ نفسًا الا وسعہا ۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کو کوئی ایسا حکم نہین دیا۔ جو اس کے لئے موجب تکلیف ہو۔

مورخہ ۷۔ اگست سنہ ۱۹ء

(رکوع نمبر ۷)

الکتاب ۔ کتاب بہت سی چیزون کی جامع کو۔ کتیبہ بہت لشکر کو بھی کہتے ہین

اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف کو کتاب فرمایا ہے۔ کہ اس مین تعلیم اور دفع شبہات کے لئے ایسے لشکرین موجود ہیں جو شبہات مٹانے کے لئے بہت ہین۔

مبارک۔ اپنی برکتون مین بڑھتی رہیگی۔ برکہ کا لفظ جس کے معنے حوض کے ہین اسی سے نکلا ہے۔

یہان سورہ انعام کے نوٹ ختم ہوئے

الحمد للہ

سورۂ اعراف

مورخہ ۸۔ اگست سنہ ۹ء

(رکوع ۸)

المص۔ انا اعلم۔ صادق القول۔ صادق الوعد

ما انزل الیکم۔ صرف نبی کریم پر انزال نہین ہوا۔ بلکہ کم ظاہر کرتا ہے کہ اور بھی اس نعمت سے سرفراز ہوئے۔ گویا ان کی طرف ہی نازل ہوا۔

دعواہم۔ ان کا عذر۔

بایاتنا یظلمون۔ آیات سے مراد ہے۔ اللہ کے پاک انسان۔ اللہ کا پاک کلام ساری دنیا۔ اور نشانات نبوت۔

مورخہ ۹۔ اگست سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۹)

بنو عامر۔ کعبہ کا طواف ننگے ہو کر کرتے تھے۔ یہ سمجھ کر کہ جن کپڑون مین ہم نے گناہ کئے ہین۔ ان کے ساتھ کیسے طواف کرین۔ اِس لئے اِن دو رکوعون مین لباس کے متعلق ذکر آئے گا۔

اسجدوا لآدم۔ یاد رکھو آدم کا ولد بھی آدم ہی ہے۔

الی یوم یبعثون۔ یعنی وہ وقت جب انسان خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے از سر نو زندہ ہوتا ہے اور شہوت۔ غضب کے ساتھ مقابلہ کرکے فتحمند ہو جاتا ہے

من المنظرین۔ یہ قابل غور ہے۔ کیونکہ اس کے ساتھ یبعثون نہین فرمایا۔ پس اگر یوم یبعثون سے قیامت مراد ہو۔ تو کچھ کوئی حرج نہین۔

من شمائلہم۔ آگے۔ پیچھے۔ دائین بائین کا ذکر کیا۔ مگر اوپر کا ذکر نہین پس انسان یہ نہ سمجھے۔ کہ شیطان سے گھر گیا۔ بلکہ آسمانی فضل اور خوف الٰہی کی جانب شیطان سے بحمد اللہ خالی ہے۔

مورخہ ۱۰۔ اگست سنہ ۹ء

(رکوع ۱۰)

تین قِسم کے لباس ہین۔ (۱) یواری سواتکم (۲) وریشاً وہ لباس جو کہ جمعہ کے دن عید کے دن۔ بیاہون شادیون کے موقعہ پر لیا جاتا ہے۔ یعنی زینت کا لباس (۳) تقیکم بأسا جو لڑائی سے تمکو بچائے لباس الحر والبرد لباس التقویٰ۔

من الجنۃ۔ جنت سے باغ سے۔

وجوھکم۔ اپنی ساری توجہ۔

حق علیہم الضلالۃ۔ اس فرد جرم لگنے کے اسباب ہین (۱) مان باپ بدکار ہون۔ خوراک حرام کی۔ پرورش بدکارون مین صحبت بد۔ غذا ابری۔ حرام کھانا۔

مورخہ ۱۱۔ اگست سنہ ۹ء

(رکوع نمبر ۱۱)

صرف معمولی ترجمہ کیا۔

مورخہ ۱۳۔ اگست سنہ ۹ء

(رکوع نمبر ۱۲)

جمل۔ اونٹ کو بھی کہتے ہین۔ اور جہازون اور بڑی کشتیون کے موٹے رستے کو بھی۔

عملوا الصالحات۔ دجال نے اس شبہ کو بہت بڑھایا ہے۔ چنانچہ پولوس کہتا ہے کہ شریعت انسان کو کمزور ثابت کرنے کے لئے آئی ہے یہ بالکل غلط ہے غلطی پر ہین وہ لوگ جو کہتے ہین۔ قرآن پر عمل نہین ہو سکتا۔ لوگ قرآن کے احکام سے بڑھکر اور نہایت ہی معاملات پر اپنی سوم مین عمل کرتے ہین۔ اسلام نے تو شادی کو ایجاب و قبول اور غمی کو جنازہ اور انا للہ پر ختم کر دیا ہے۔ اور لوگون کو ان دونون امور مین جو کچھ کرنا پڑتا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ کہتے ہین۔ شریعت پر عمل مشکل ہے اور شادیون کے لئے تو اپنی زمینون تک رہن کر دینے سے نہین جھجکتے پس کیا خدا کے نام کچھ دینے کا حکم ناقابل برداشت کہا جا سکتا ہے۔

من غل۔ دنیا مین دوزخ ہے کسی کا حسد و بغض۔

اہل جنّت وہ ہین۔ جن کے سینے دنیا مین بھی بغض و کینہ سے صاف رہتے ہین۔

نودوا۔ آواز دی جائیگی۔ عیسائی سوال کرتے ہین کہ نجات فضل سے ہے یا عمل سے۔ اگر فضل سے ہے تو عملون کی کیا ضرورت ہے۔ اگر عمل سے ہے تو پھر درخواست فضل کیسی۔ اس کا جواب یہ ہے۔ قرآن شریف سے تین باتین معلوم ہوتی ہین۔ الحمد للہ الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ لا یمسنا فیہا نصبٌ۔ یہان تو فضل کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک یہ آئت ہے۔ اورثتموہا بما کنتم تعملون۔ فرمایا۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ عمل سے وارث جنت ہوتا ہے۔ ایک اور جگہ فرمایا ہے۔ قد افلح المؤمنون جس کے اخیر مین ہے۔ اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس اِس سے معلوم ہوا کہ ایمان سے انسان وارث جنّت بنتا ہے۔ تطبیق دینے سے اصل معاملہ کھلتا ہے۔ کہ تینون ضروری ہین۔

نجات تو فضل سے ہے۔ لیکن فضل کا جاذب ایمان ہے۔ جیسے ہم ایک مکان میں ہین اگر ہم چاہتے ہین کہ روشنی آئے تو ضرور ہے کہ روشندان کھولین۔ روشنی فضل ہے۔ مگر فضل نہین آتا۔ جب تک فضل کا جاذب نہ ہو۔ پھر جیسا کسی کا ایمان ہوتا ہے۔ ویسے ہی اس کے عمل ہوتے ہین۔ پس نجات کے لئے ایمان۔ عمل اور فضل تینون ضروری ہین۔

عوجاً۔ اللہ کی راہ مین شبہات نکالتے ہین۔ چاہتے ہین اس راستہ کے لئے کوئی ٹیڑھا پن پیدا ہو جائے دوسرے معنے یہ ہین۔ کہ بعض آدمی جھوٹ بولتا ہے۔ احکام شریعت کا پابند نہین۔ پھر جنت چاہتا ہے گویا ٹیڑھا رہ کر۔ پھر ان انعامات کا وارث ہونا چاہتا ہے۔ جو سچے مسلمانون کے لئے ہین۔

وعلی الاعراف۔ اعراف کے متعلق مفسرین کو مشکل پیش آئی ہے۔ معتزلہ کہتے ہین۔ منزلۃ بین المنزلتین۔ یعنے دوزخ اور بہشت کے درمیان جگہ ہے۔ اہل سنت کا یہ خیال نہین۔ صوفیون نے اسے خوب حل کیا ہے۔ وہ کہتے ہین اعراف مین عارف لوگ ہون گے۔ جو دوزخیون بہشتیون کا تماشا دیکھ رہے ہون گے۔

اعراف۔ کہتے ہین اونچی جگہ کو۔ گویا وہ اونچی جگہ پر بیٹھے تماشا دیکھ رہے ہون گے۔

مورخہ ۱۴۔ اگست سنہ ۹ء

(رکوع ۱۳)

جمعکم۔ تمہارا مال۔

ماکنتم تستکبرون۔ وہ جو تمہارے تکبر کا بڑا ذریعہ ہے۔ خدمتگار۔ بھائی بند

ادخلوا۔ داخل ہو۔ کہنے والے اصحٰب الاعراف ہونگے۔

لاخوف علیکم۔ سب سے بڑا خوف تو حشر مین ہوگا۔ جہان اولین و آخرین جمع ہون گے۔

الذین اتخذوا۔ یہ کافرین کی تعریف ہے۔

لہواً۔ جو غافل کر دے۔ ایسا وظیفہ بھی لہو ہے۔ جس کو پڑھتے پڑھتے لوگ فرض قضا کر دیتے ہین۔

لعب۔ جو بے حقیقت ہو۔ یہ مرض آجکل بہت زور پر ہے۔ لوگ دین کو بے حقیقت سمجھتے ہین۔ کسی حق کے لینے کے لئے وکیل سے مشورہ لیتے ہین۔ پہلے یہ دریافت نہین کر لیتے۔ کہ شریعت مین جائز ہے یا نہین۔

ننسہم۔ آج ہم ان کو ترک کرتے ہین۔

ینظرون۔ انتظار کرتے ہین۔

تاویل۔ بہت سے الفاظ کے قرآن کریم مین اور معنے ہین۔ مخلوق مین معنے اور ہین مثلاً کلمہ کا لفظ ہے اس کے معنے کرتے ہین لفظ وضع لمعنی مفرد جو محتمل صدق و کذب نہ ہو۔ مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے

تمت کلمۃ ربک صدقاً و عدلاً۔ یہان کلمہ کی صفت عدل فرمائی ہے۔

الا اصدق کلمۃ قالہا لبید۔ الا کل شیءٍ ما سوی اللہ باطل

اسی طرح قرآن شریف مین "علم" کے اور معنے ہین۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ اور عام طور پر علم موجب کبر ہے۔

اسی طرح تاویل کے معنے لوگ ہیر پھیر کر اپنے مطلب کے مطابق بنا لینے کے کرتے ہین۔ مگر قرآن کریم مین۔ انجام۔ حقیقت۔ اصلیت کے معنے ہین۔ چنانچہ سورۂ یوسف مین ہے۔ ھٰذا تاویل رؤیای۔ اور ایک جگہ آیا ہے۔ ولما یأتہم تاویلہ۔ ایک اور جگہ فرمایا۔ وما یعلم تاویلہ الا اللہ۔ یعنی اس کی حقیقت کو۔ پس یہان معنے ہین کہ لوگ چاہتے ہین۔ عذابون کے نتیجے ظاہر ہون۔ مگر جس روز انجام ظاہر ہوگا۔

مورخہ ۱۵۔ اگست سنہ ۹ء

(رکوع ۱۴)

فی ستۃ ایام۔ چھ وقتون مین۔ ۱۲ گھنٹے کا دن مراد نہین اس کی تفسیر ہمارے حضرت صاحب نے خوب لکھی ہے۔ ہر چیز کی تکمیل چھ مراتب کے طے کرنے کے بعد ہوتی ہے۔ مثلاً انسان پہلے نطفہ پھر علقہ۔ پھر مضغہ۔ پھر لحماً پھر کسونا اللحم عظاماً۔ ثم انشاناہ خلقاً آخر۔

مین نے غور کر کے دیکھا ہے کہ انگریزون کو شریعت سے تعلق نہ تھا۔ مگر ایام بے تک چھ درجے تکمیل کے لئے رکھے ہین۔ زمین کو پہلے درست کرتے۔ پانی دیتے۔ بیج ڈالتے ہین۔ دو دن مین یہ کام ہوتا ہے اور چار دن کے بعد بیج اگتا ہے۔ کل چھ دن ہوئے۔

قرآن کریم مین یوم بہت معنون مین آیا ہے۔ ایک آن۔ بارہ گھنٹون سے لے کر سال ہزار سال۔ پچاس ہزار برس تک کے معنون مین آیا ہے۔ مطلق وقت کے معنون مین بھی جتنے مین وہ واقعہ ہو گیا۔ جیسے یوم حنین۔ ذکرہم بایام اللہ۔

استویٰ۔ کے معنے ہین ٹھیک۔ یعنے اس کے تخت سلطنت مین کوئی نقص نہین پھر تمام کائنات کا وار الورے اُس کے قبضۂ قدرت مین ہے اس لئے اس کے معنے علی بھی درست ہین۔ بعض نے کہا ہے معنے ظاہر ہین۔ مگر اس کی کیفیت معلوم نہین۔ اس کی مثال سنئے جیسے بیٹھنا۔ اب جیسا جیسا کوئی موصوف ہو ویسے ویسے معنے ہون گے۔

مثلاً مین بیٹھ گیا (۲) دیوار بیٹھ گئی (۳) ساہوکار رہتا تھا اب بیٹھ گیا۔ (۴) ہندوستان کے تخت پر یورپ کا بادشاہ بیٹھا ہے۔ (۵) فلان شخص کی محبت یا اس کا کلام یا بغض فلان کے دل مین بیٹھ گیا۔ یہ سب "بیٹھنے" الگ الگ معنے رکھتے ہین۔ پس اسی طرح استویٰ تو عام ہے۔ مگر اللہ کا استوا ایک خاص شان رکھتا ہے وہ لیس کمثلہ شیءٌ ہے۔ پس استوا بھی لیس کمثلہ ہے۔ خدا کی ہر صفت کا یہی حال ہے۔

حثیثاً۔ لگاتار۔ مثلاً یہان رات آتی ہے تو دوسری بالمقابل بلاد مین صبح کی تیاری ہے اسمین اشارہ ہے۔ کہ ظلمت کے بعد نور۔ فترت کے بعد نبوت کا وقت آتا رہتا ہے

ادعوا ۔ تمام صفات کو بیان فرماکر دعا کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اس زمانہ مین تمہارے لئے دُعا کا میدان وسیع اور خالی ہے۔

(۱) بعض خدا کے منکر ہین (۲) بعض خدا کو مانتے ہین۔ مگر اس کے متصرف ہونے کے قائل نہین۔ (۳) بعض دعا کے قائل ہین۔ مگر اسباب پرستی مین منہمک ہین۔ پس تم کامل امید۔ کامل یقین۔ کامل مجاہدہ سے دُعا مین لگے رہو۔ اور دعاؤن مین لفظ رب کا بہت استعمال کرو۔

خفیۃ ۔ چلتے بیٹھتے بات کرتے کتاب پڑہتے سب حالات مین۔

انہ لا یحب المعتدین ۔ ایک شخص نے بلند آواز سے دعا کی۔ تو رسول اکرم نے فرمایا۔ لا تدعون اصم و لا غائباً ۔ ایک شخص نے دُعا کی کہ جنت مین ایسے ایسے کوٹھے مجھے دے۔ آپنے فرمایا۔ جنت مانگو۔ حد سے نہ بڑہو۔

ان رحمۃ اللہ ۔ قبولیت کے لئے فضل کی ضرورت ہے۔ وہ محسنون کے قریب ہے، پس تم محسن بن جاؤ۔

یرسل الریح ۔ زمانہ بعثت نبوت۔ بہار کا وقت ہوتا ہے۔ جو کچھ کسی کے اندر ہو۔ باہر نکلتا ہے۔

نکدا ۔ وقت ہے۔

مورخہ ۱۶ اگست سنہ ۹ء

(رکوع ۱۵)

مالکم من الہٍ غیرہ ۔ یہ تمام انبیاء کا اجماعی مسئلہ ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین

اخاف علیکم ۔ اس قوم مین شفقت علےٰ خلق اللہ کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم طائف گئے۔ ایک نمبردار سے کہا۔ مین چند باتین پہنچانی چاہتا ہون اس نے کہا اکیلا کیون سنون سب کو بلاتا ہون اس کے بعد وہ چند بدمعاش اکٹھے کر لایا۔ جنھون نے آپ کو دکھ دیا۔ آپ سر سے پیر تک لہولہان ہوگئے۔ آپ فرماتے ہین۔ بارہ کوس تک مجھے پتہ نہین لگا کہ مین کدہر جاتا ہون ایک فرشتہ نے کہا کہ حکم ہو تو طائف کو تباہ کر دین۔ فرمایا یہ قوم نادان ہے۔ اگر مجھے رسول اللہ جانتے تو ایسا نہ کرتے امید ہے یہ نہین تو ان کی اولاد مسلمان ہوجائے گی۔ زید بن حارث ساتھ تھے وہ کہتے ہین طائف والون نے بارہ کوس کے بعد پیچھا چھوڑا۔ آگے باغ تہا باوجود مخالفت کے انہون نے اپنے نوکر کے ہاتھ انگور بھیجے۔ جب اس نوکر نے انگور آپکے آگے رکھے۔ تو آپنے اللہ کا نام لے کر انگور اٹھایا۔ جس پر اس نے تعجب کیا۔ آپنے وعظ شروع کیا اس نے کہا ایک یونس نبی گذرا ہے ہمارے ملک مین ۔ فرمایا وہ میرا بھائی تھا۔ اس پر وہ مسلمان ہوا۔

الملاء ۔ جو اشراف بنے پھرتے تھے۔

رسول من رب العالمین ۔ سارے جہان کے پروردگار نے مجھے منتخب کرکے بھیجا ہے۔ کیا مین گمراہ ہوسکتا ہون۔

مورخہ ۱۷ اگست سنہ ۹ء

(رکوع ۱۶)

اعبدوا اللہ ۔ ایک تعظیم اپنی اٹکل پر ہوتی ہے اور ایک خدا کے حکم کی ماتحت انبیاء آخر الذکر تعظیم کی تعلیم لاتے ہین۔ کہ ہر حرکت و سکون ہر قول و فعل خدا کے حکم کی ماتحت ہو۔

الملاء ۔ ملاء وہ لوگ جن کی بات دل کے اوپر گہرا اثر کرے یعنی ان کے کہنے کا اثر پڑے اور رعب پڑ جائے دنیا مین چار قسم کے لوگ ہین۔ علماء۔ فقراء۔ امراء۔ عوام۔ یہ سب امراء ہی کی ماتحت ہوتے ہین اور یہی انبیاء کا مخالف گروہ ہے۔

لیس بی سفاہۃ ۔ سوائے نبی کے کوئی ایسا نرم جواب نہین دے سکتا۔

مورخہ ۱۸ اگست سنہ ۹ء

(رکوع ۱۷)

سورہ اعراف مین نبوۃ کی بحث ہے اور اس بات کے نظائر پیش کئے ہین کہ راستبازون کی مخالفت کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ عدن سے لیکر مغربی طرف عرب کے ثمود قوم رہتی تہی جس قدر لوگ انبیاء دور سے چلے جاتے ہین انمین اختلاف بڑہتا جاتا ہے اور جس قدر قریب ہوتے ہین انمین اتفاق ہوتا جاتا ہے مثلاً فلاسفر انمین عجیب عجیب اختلاف ہوتے ہین۔ نبیون مین یہ بات نہین۔ اسی لئے سب کی تعلیم اصولاً ایک ہی ہے۔ اسی واسطے اعبدوا اللہ مالکم من الہٍ غیرہ ۔ ہر نبی کی تعلیم یکسی ہے۔

تنحتون الجبال ۔ اس زمانے مین بھی امیر لوگ گرمیون مین پہاڑون پہ چلے جاتے ہین

فعقروا ۔ یہ ان کے کفر کا ثبوت ہے۔

عن امر ربہم ۔ قرآنی محاورے مین نہی بمعنے امر بھی آجاتی ہے۔ لا تمسوھا بسوءٍ اشنا ۔ گناہ کرکے۔ پھر شوخی۔

جٰثمین ۔ مرغی جب زمین کرید کر اپنا سینہ رکھدیتی ہے تو اسے جسم کہتے ہین۔

تتخذون الجبال ۔ اس کی سزا مین تین باتین فرمائین۔ (۱) اس قوم کو ہلاک کردیا (۲) انہا لبسبیلٍ مقیم عذاب دیا۔ پھر عذاب کا نشان قائم رہا (۳) کوئی نہین چاہتا کہ عالی ہوکر سافل بنے۔ مگر اس عذاب کے لئے فرمایا۔ جعلنا عالیہا سافلہا۔

یتطہرون ۔ طنزاً کہا۔

مورخہ ۲۰ اگست سنہ ۹ء

(رکوع ۱۸)

فاوفوا الکیل ۔ جو سچا خیر خواہ ہو۔ وہ اپنے بھائی کو اس کے عیب پر مطلع کرتا ہے۔ چنانچہ شعیب نے اپنی قوم کو ان کے نقص بتائے۔

برتن وہان سے ٹکرایا جاتا ہے۔ جہان کمزوری کا شبہ ہو۔ اسی طرح مومن کو ابتلاء اسی بات مین آتا ہے۔ جسمین وہ کمزور ہو۔

بعد اصلاحہا ۔ اب تو مین (شعیب) اصلاح کے لئے آچکا۔ اب تو فساد مین تم معذور نہین سمجھے جاسکتے۔

یہان پارہ ہشتم کے نوٹ ختم ہوئے

الحمد للہ